ہفت روزہ
29
10
خدام الدین
لاہور
زیر سرپرستی
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ
شیرانوالہ دروازہ لاہور
۶ مارچ سنہ ۱۹۵۹ء
قیمت
۳ر
یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ⦿ لاہور

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

نماز کو اوّل وقت ادا کرنے کا حکم

عن ام فروۃ قالت سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل قال الصلوۃ لاول وقتہا رواہ احمد والترمذی وابوداؤد

ام فروہؓ کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ کہ کون سا عمل سب سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا نماز کو اوّل وقت ادا کرنا

عن ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایزال امتی بخیر او قال علی الفطرۃ مالم یؤخروا المغرب الی ان تشتبک النجوم رواہ ابوداؤد ورواہ الدارمی عن العباس۔

ابو ایوبؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت ہمیشہ بھلائی کی حالت میں رہے گی۔ یا آپ نے یہ الفاظ فرمائے کہ ہمیشہ رہے گی۔ میری امت دین فطرت پر جب تک کہ وہ مغرب کی نماز میں دیر نہ کریں گے (یعنی اتنی دیر کہ) ستارے نکل آئیں۔

عشا کی نماز دیر سے پڑھو

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتہم ان یؤخروا العشاء الی ثلث اللیل او نصفہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ۔

ابو ہریرہؓ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر میں اس امر کو اپنی امت پر شاق (مشکل) خیال نہ کرتا تو میں یہ حکم دیتا کہ عشا کی نماز کو تہائی یا آدھی رات تک پڑھا کرو۔

عن النعمان ابن بشیر قال انا اعلم لوقت ہذہ الصلوۃ صلوۃ العشاء الآخرۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیہا لسقوط القمر لثالثۃ رواہ ابوداؤد والدارمی۔

نعمان بن بشیرؓ نے بیان کیا کہ میں خوب جانتا ہوں وقت اس نماز کا یعنی عشا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے۔ اس کو وقت ڈوبنے چاند تیسری تاریخ کے۔

عصر کی نماز اوّل وقت پڑھنے کا حکم

عن رافع ابن خدیج قال کنا نصلی العصر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ینحر الجزور فیقسم عشر قسم ثم تطبخ فناکل لحما نضیجا قبل مغیب الشمس متفق علیہ۔

رافعؓ بن خدیج نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے پھر ذبح کیا جاتا اونٹ اور تقسیم کیا جاتا اس کو دس حصوں میں پھر پکایا جاتا گوشت اور پھر کھاتے ہم پکا ہوا گوشت آفتاب غروب ہونے سے پہلے۔

عشاء میں تاخیر کا حکم

عن عبد اللہ بن عمر قال مکثنا ذات لیلۃ ننتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ العشاء الآخرۃ فخرج الینا حین ذہب ثلث اللیل او بعدہ فلا ندری اشیء شغلہ فی اہلہ او غیر ذلک فقال حین خرج انکم لتنتظرون صلوۃ ماینتظرہا اہل دین غیرکم ولولا ان یثقل علی امتی لصلیت بہم ہذہ الساعۃ ثم امر المؤذن فاقام الصلوۃ وصلی رواہ مسلم۔

عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ ہم ایک رات میں عشا کی نماز کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے۔ پس تشریف لائے آپ جب کہ تہائی رات گذر چکی۔ بلکہ اس کے بعد ہم کو معلوم نہیں گھر میں کس شغل نے آپ کو مشغول رکھا۔ تھا یا اور کوئی سبب اس کے سوا تھا۔ پس آپ نے ہمارے پاس پہنچ کر فرمایا تحقیق تم انتظار کرتے تھے۔ نماز کا اور نہیں انتظار کرتا کوئی دیندار تمہارے سوا اس نماز کا (اس وقت)، اگر میری امت پر یہ امر گراں نہ گزرتا تو نماز پڑھتا میں ان کے ساتھ اسی وقت پھر حکم دیا مؤذن کو پھر تکبیر کہی اور نماز پڑھی۔

عن جابر ابن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الصلوات نحوا من صلوتکم وکان یؤخر العتمۃ بعد صلوتکم شیئا وکان یخفف الصلوۃ رواہ مسلم

جابرؓ بن سمرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے۔ تمہاری نمازوں کے قریب قریب البتہ عشاء کی نماز میں تمہاری نماز سے کچھ دیر کرتے اور نمازیں سبک پڑھتے یعنی چھوٹی چھوٹی سورتیں نماز میں پڑھتے تھے۔

روزے کے اخروی فائدے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ

(متفق علیہ)

ترجمہ:۔ ابو ہریرہؓ سے روایت کی گئی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے روزہ رکھا درآنحالیکہ اس کے دل میں ایمان ہو اور اللہ تعالےٰ سے اجر پانے کے خیال سے رکھا اس کے سارے پہلے گناہ بخشے جائیں گے اور جو شخص رمضان کی راتوں میں عبادت کرے درآنحالیکہ ایمان دار ہو اور ثواب پانے کا ارادہ رکھے اس کے بھی پہلے سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جس شخص نے لیلۃ القدر کو قیام کیا درآنحالیکہ ایماندار ہو اور اللہ تعالےٰ سے اجر پانے کا ارادہ رکھتا ہو اس کے بھی پہلے سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے

ہفت روزہ خدام الدین لاہور

جلد ۴ | ۲۵ شعبان المعظم ۱۳۷۸ھ ۶ مارچ ۱۹۵۹ء | شمارہ ۴۳

رمضان المبارک اور نئی حکومت

آج شعبان المعظم کی ۲۵ تاریخ ہے۔ چند روز میں یہ مہینہ ختم ہونے والا ہے اور رمضان المبارک شروع ہونے والا ہے۔ ہم نے جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شعبان المعظم کی پندرھویں رات (شب برات) گذاری اس سے تو دل میں یہی خدشہ پیدا ہوتا ہے کہ شاید ہم رمضان المبارک کی برکات سے بھی محروم رہ جائیں۔ اس خدشہ کے پیش نظر پہلے ہم بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہیں کہ وہ ہم کو رمضان المبارک کی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الہ العالمین۔ اس کے بعد ہم پہلے اپنے آپ اور پھر دوسرے مسلمانوں سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ خدا را ذرا سنبھلئے اور سوچئے کہ ہمیں رمضان المبارک میں کرنا کیا چاہیئے۔ اور عام طور پر ہم کرتے کیا ہیں۔

رمضان المبارک کے روزے ارکان اسلام میں سے ہیں ہر عاقل اور بالغ مسلمان مرد اور عورت پر یہ روزے فرض ہیں۔ مسافر اور بیمار کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے۔ لیکن سفر سے واپس آنے اور بیماری سے شفا پانے کے بعد روزے رکھنے ضروری ہیں۔ رمضان المبارک کے مہینہ میں ہر دن اور ہر رات بلکہ دن رات کی ہر گھڑی اپنے اندر خیر و برکت کے ایسے بیش بہا خزانے رکھتی ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے تو دنیا و مافیہا کے تمام سونے۔ چاندی اور جواہرات کے دفینے اس کے مقابلہ میں ہیچ نظر آتے ہیں۔ اس مبارک مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید نازل فرمایا۔ قرآن مجید مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اور مسلمانوں پر یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام اور اکرام ہے۔ اگر مسلمان رمضان المبارک کا پورا مہینہ سربسجود رہ کر بھی گذار دیں تو وہ اس نعمت خداوندی کا شکریہ ادا نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مسلمان کو یہ سہولت عطا فرما رکھی ہے۔ کہ اگر یہ دن کو روزہ رکھ لے اور رات کو تراویح میں قرآن مجید سن لے تو اس نعمت کا حق ادا ہو جائے گا۔ اس مبارک مہینہ میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔ رمضان المبارک میں پورا مہینہ ہر مسلمان کو دن کو روزہ رکھنے اور رات کو تراویح میں قرآن مجید سننے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے۔ کہ یہ متقی اور پرہیزگار بن کر دنیا میں زندگی بسر کرے۔ روزہ کے یہ معنی نہیں کہ سحری سے لے کر افطاری تک صرف کھانا پینا ترک کر دیا جائے۔ بلکہ حقیقی روزہ یہ ہے کہ زبان۔ آنکھ۔ کان اور جسم کے دوسرے اعضاء تابع رضائے الٰہی ہو جائیں۔ ان میں سے کوئی عضو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف خرچ نہ ہونے پائے حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ اگر روزہ دار سے کوئی لڑنے جھگڑنے یا گالی گلوچ پر اتر آئے تو اس سے صرف یہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ مجھے نہ تم سے لڑنے جھگڑنے کی اجازت ہے۔ اور نہ گالی گلوچ کا جواب دینے کی۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ اس طرح پورا مہینہ مشق کرنے کے بعد انشاءاللہ ہر مسلمان متقی اور پرہیزگار بن جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو تقویٰ کی دولت سے مالا مال فرمائے آمین یا الہ العالمین۔

سطور بالا میں ان اعمال کا ذکر کیا گیا ہے جو بحیثیت مسلمان ہمیں کرنے چاہئیں۔ اب ذرا یہ بھی سنئے کہ مسلمان کرتے کیا ہیں۔ ہمیں یہ لکھتے ہوئے دکھ ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی اکثریت رمضان المبارک کی برکات سے محروم رہتی ہے۔ ان کے لئے رمضان المبارک کا آنا نہ آنے کے برابر ہوتا ہے۔ نہ وہ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور نہ رات کو تراویح میں قرآن مجید سنتے ہیں۔ ان میں سے جو رمضان المبارک سے پہلے کسی گناہ میں مبتلا تھے رمضان المبارک میں بھی وہ اس گناہ سے توبہ نہیں کرتے پاکستان بننے کے بعد اس ملک میں شعائر اسلام کی جتنی توہین مسلمان زادے کر رہے ہیں تقسیم ملک سے پہلے اتنی توہین ہندو۔ سکھ اور عیسائی مل کر بھی نہیں کرتے تھے۔ گویا آزادی کے بعد ہم اللہ تعالیٰ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ قرآن مجید اور اسلام سب سے آزاد ہو گئے ہیں۔ اس میں عوام اور حکومت دونوں۔ مجرم ہیں۔ جو ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ اس کی حکومت کا فرض تھا کہ وہ عوام کو اوامر و نواہی کا پابند بناتی۔ لیکن حکومت نے اب تک اپنی اس ذمہ داری کو پورا نہیں کیا۔ ہماری نئی حکومت اپنی زندگی کے پانچ ماہ پورے کر چکی ہے۔ اس قلیل عرصہ میں اس نے جو کچھ کیا اس کا تعلق مادیت سے ہے روحانیت کی طرف اس نے اب تک توجہ نہیں دی حالانکہ اسے پہلے روحانی اصلاح کا بیڑا اٹھانا چاہیئے تھا۔ رمضان المبارک آ رہا ہے۔ اس مبارک مہینہ کی جو بے حرمتی گذشتہ گیارہ سال سے ہوتی آ رہی ہے۔ ہمیں اس کا بڑا دکھ ہے۔ انگریز کے قانون میں جو اب تک پاکستان میں رائج ہے۔ کوئی ایسی دفعہ موجود نہیں جس کے تحت مسلمانوں سے حکماً رمضان المبارک کا احترام کرایا جا سکے لیکن مارشل لاء کے تحت ایسا کرنا ممکن ہے۔ اس لئے ہم اپنی نئی حکومت سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ مارشل لاء کا ضابطہ نافذ کرے جس کے تحت دن کو سر بازار کھانے پینے اور سگریٹ نوشی کو قابل دست اندازی پولیس جرم قرار دیا جائے دن کو کھانے پینے اور سگریٹ کی دوکانیں کھولنا بھی جرم قرار دیا جائے۔ رمضان المبارک کی بے حرمتی کرنے والوں کو بر سر عام سزا دے کر دوسروں کے لئے عبرت کا سامان مہیا کیا جائے۔ کیا ہم امید رکھیں کہ ہماری حکومت اس سلسلہ میں ضروری اقدامات کرے گی۔

اس موقعہ پر ہم یہ عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ رمضان المبارک کے احترام کی مثال پہلے اوپر والوں کو پیش کرنی چاہئے۔ عوام اگر احترام کریں بھی تو وہ بے معنی ہے۔ اس کے مقابلہ میں اگر صدر مملکت۔ مرکزی وزراء دونوں صوبوں کے گورنر مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے افسران اعلیٰ رمضان المبارک کا پورا پورا احترام کریں تو عوام اور ماتحت ملازمین یقیناً اس کی توہین کرتے ہوئے ڈریں گے۔ ہماری تو یہ دلی خواہش ہے کہ مندرجہ بالا عمائدین حکومت رات کو نماز تراویح عوام کے ساتھ مساجد میں ادا کریں اگر صدر مملکت نماز تراویح عوام کے ساتھ کسی مسجد میں ادا کریں تو مرکزی وزراء۔ مرکزی حکومت کے اعلیٰ افسر ماتحت ملازمین اور عوام پر اس کا نہایت خوشگوار اثر ہوگا۔ اگر صوبائی گورنر بھی اسی قسم کی مثال پیش کریں تو رمضان المبارک میں یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمتیں پاکستان پر نازل ہوں گی۔ اس سے انشاء اللہ ہمارے تمام ملکی اور بین الاقوامی مسائل حل ہو جائیں گے کیا ہماری نئی حکومت اس روحانی نسخہ کو

باقی صفحہ ۱۸ پر

نقشہ اوقات سحری و افطاری ۱۳۷۸ھ / ۱۹۵۹ء

(برائے شہر لاہور و مضافات)

رمضان المبارک

یوم	رمضان ۱۳۷۸ھ	مارچ اپریل ۱۹۵۹ء	اختتام سحری		افطاری	
			گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
بدھ	یکم رمضان	۱۱	۴	۵۸	۶	۸
جمعرات	۲	۱۲	۴	۵۷	۶	۸
جمعہ	۳	۱۳	۴	۵۶	۶	۱۰
ہفتہ	۴	۱۴	۴	۵۴	۶	۱۱
اتوار	۵	۱۵	۴	۵۳	۶	۱۱
پیر	۶	۱۶	۴	۵۲	۶	۱۲
منگل	۷	۱۷	۴	۵۰	۶	۱۳
بدھ	۸	۱۸	۴	۴۹	۶	۱۳
جمعرات	۹	۱۹	۴	۴۷	۶	۱۴
جمعہ	۱۰	۲۰	۴	۴۶	۶	۱۵
ہفتہ	۱۱	۲۱	۴	۴۵	۶	۱۵
اتوار	۱۲	۲۲	۴	۴۳	۶	۱۶
پیر	۱۳	۲۳	۴	۴۲	۶	۱۶
منگل	۱۴	۲۴	۴	۴۰	۶	۱۷
بدھ	۱۵	۲۵	۴	۳۹	۶	۱۸
جمعرات	۱۶	۲۶	۴	۳۸	۶	۱۸
جمعہ	۱۷	۲۷	۴	۳۶	۶	۱۹
ہفتہ	۱۸	۲۸	۴	۳۵	۶	۱۹
اتوار	۱۹	۲۹	۴	۳۳	۶	۲۰
پیر	۲۰	۳۰	۴	۳۲	۶	۲۱
منگل	۲۱	۳۱	۴	۳۱	۶	۲۲
بدھ	۲۲	یکم اپریل	۴	۲۹	۶	۲۲
جمعرات	۲۳	۲	۴	۲۸	۶	۲۳
جمعہ	۲۴	۳	۴	۲۷	۶	۲۴
ہفتہ	۲۵	۴	۴	۲۵	۶	۲۵
اتوار	۲۶	۵	۴	۲۴	۶	۲۵
پیر	۲۷	۶	۴	۲۲	۶	۲۶
منگل	۲۸	۷	۴	۲۱	۶	۲۶
بدھ	۲۹	۸	۴	۱۹	۶	۲۷
جمعرات	۳۰	۹	۴	۱۸	۶	۲۷

شوال کے روزے

یوم	شوال ۱۳۷۸ھ	اپریل ۱۹۵۹ء	اختتام سحری		افطاری	
			گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
جمعہ	۱	۱۰	۴	۱۷	۶	۲۸
ہفتہ	۲	۱۱	۴	۱۵	۶	۲۸
اتوار	۳	۱۲	۴	۱۴	۶	۲۹
پیر	۴	۱۳	۴	۱۳	۶	۳۰
منگل	۵	۱۴	۴	۱۱	۶	۳۱
بدھ	۶	۱۵	۴	۱۰	۶	۳۱
جمعرات	۷	۱۶	۴	۸	۶	۳۲

ضروری ہدایات

مغربی پاکستان کے بعض دوسرے شہروں کے اوقات سحر و افطار کے لئے مندرجہ ذیل منٹ جمع اور منہا کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ جہاں جمع (+) ہے وہاں منٹ جمع کرنے ہیں، اور جہاں نفی (-) ہے وہاں منٹ نفی کرنے ہیں۔

شہر	سحر	افطار	شہر	سحر	افطار
لائل پور	+۵	+۴	راولپنڈی	-۲	-۱۱
منٹگمری	+۸	+۳	پشاور	+۳	+۱۷
سیالکوٹ	-۵	-۱	ملتان	+۱۶	+۵

تیار کردہ

غلام قادر اظہر

ہیڈ ڈرافٹسمین

لائن سبحان خاں ــــ لاہور

مورخہ ۲۵ شعبان المعظم ۱۳۷۸ھ بمطابق ۶ مارچ ۱۹۵۹ء

(بروز جمعۃ المبارک)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خطبہ یوم الجمعہ ۱۸ شعبان ۱۳۷۸ھ مطابق ۲۷ فروری ۱۹۵۹ء

گلدستۂ مضامین قرآن مجید

کے چند پھول

جس کے ہر پھول سے ایماندار کے دل کو سرور (یعنی نور ہدایت) حاصل ہوتا ہے

(از جناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مسجد شیرانوالہ دروازہ لاہور)

پہلا

قرآن مجید کسی اور کا بنایا ہوا نہیں ہے بلکہ رب العالمین کا نازل کیا ہوا ہے

(وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝) سورہ یونس رکوع ۴ پارہ ۱۱

ترجمہ: اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ کے سوا اسے کوئی اپنی طرف سے بنا لائے۔ اور لیکن اپنے سے پہلے کلام کی تصدیق کرتا ہے۔ اور ان چیزوں کو بیان کرتا ہے۔ جو تم پر لکھی گئیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ رب العلمین کی طرف سے ہے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ اس نے اسے خود بنایا ہے۔ کہدو۔ تم ایک ہی ایسی سورت لے آؤ۔ اور اللہ کے سوا جسے بلا سکو بلا لو۔ اگر تم سچے ہو۔

حاصل

ان آیات سے یہ چیزیں حاصل ہوئیں۔ (۱) کہ یہ قرآن مجید اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کا نازل کیا ہوا ہے۔ (۲) اس قرآن مجید کے خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل ہونے کی ایک یہ دلیل بھی ہے۔ کہ یہ تمام پہلی اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل شدہ کتابوں سے مطابقت تامہ رکھتا ہے۔ اس سے ثابت ہوگیا۔ کہ یہ بھی اسی خدا تعالےٰ کا نازل کیا ہوا ہے۔ جس نے اس سے پہلی آسمانی کتابیں نازل فرمائی تھیں (۳) اگر اسے خود ساختہ کہتے ہو تو اس جیسی پُر مصالح اور پُر حکم ایک سورت ہی بنا کر لا کر دکھا دو۔ اور اس سورت کے بنانے میں اللہ تعالےٰ کے سوا دوسرے سب حمایتیوں کو جمع کرلو۔ مگر اس ایک سورۃ کے بنانے کے چیلنج کو بھی منظور نہیں کیا۔ انہیں یقین تھا۔ کہ ہم قرآن مجید کی ایک سورت جیسی سورت تو بنا نہیں سکیں گے۔ پھر بیجد ذلت ہوگی۔ اس سے بہتر یہی ہے کہ چپ رہیں۔

مسلمان کے لئے نتیجہ

اے مسلمان۔ اس سابقہ چیلنج کا مخالفین کو دیا جانا اور ان کا میدان مقابلہ میں نہ آنا اس چیز کا بیّن ثبوت ہوگیا کہ قرآن مجید اللہ تعالےٰ ہی نے انسان کے لئے مکمل دستور العمل بنا کر نازل فرمایا ہے۔ لہٰذا اے مسلمان تیری بہتری اور نجات اسی میں ہے کہ تو اس پر عمل کرنے کو اپنی زندگی کا نصب العین بنا۔ تاکہ تم اللہ تعالےٰ کے عذاب سے بچ سکو۔

دوسرا

مقصد نزول قرآن یہ ہے کہ تمام بنی نوع انسان کو رہتی دنیا تک اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لایا جائے

(كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝) سورہ ابراہیم رکوع ۱ پارہ ۱۳

ترجمہ۔ یہ ایک کتاب ہے۔ ہم نے اسے تیری طرف نازل کیا ہے۔ تاکہ تو لوگوں کو ان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے روشنی کی طرف غالب تعریف کئے ہوئے کے راستہ کی طرف نکالے۔

حاشیہ شیخ الاسلام

حضرت مولانا شبیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ "یعنی اس کتاب کی عظمت شان کا اندازہ اس بات سے کرنا چاہئے۔ کہ ہم اس کے اُتارنے والے اور آپ جیسی رفیع الشان شخصیت اس کی اٹھانے والی ہے۔ اور مقصد بھی اس قدر اعلیٰ وارفع ہے۔ جس سے بلند تر کوئی مقصد نہیں ہوسکتا۔ وہ یہ کہ خُدا کے حکم و توفیق سے تمام دُنیا کے لوگوں کو خواہ عرب ہوں یا عجم، کالے ہوں یا گورے، مزدور ہوں یا سرمایہ دار۔ بادشاہ ہوں یا رعایا۔ سب کو جہالت و اوہام کی گھٹا ٹوپ اندھیریوں سے نکال کر معرفت و بصیرت اور ایمان و ایقان کی روشنی میں کھڑا کرنے کی کوشش کی جائے یعنی صحیح معرفت کی روشنی میں اس راستہ پر چل پڑیں۔ جو زبردست و غالب، ستودہ صفات شہنشاہ مطلق اور مالک الکل خدا کا بتایا ہوا اور اس کے مقام رضا تک پہنچانے والا ہے۔"

انسانیت کا مقام حیوانیت سے بالاتر ہے

برادران اسلام۔ چند چیزیں آپ کے غور کے لئے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی مخلوقات کی بڑی بڑی پانچ قسمیں ہیں۔ معدنیات۔ نباتات۔ حیوانات۔ انسان۔ ملائکہ عظام۔ دوسری چیز یہ ہے۔ کہ ان پانچوں (چیزوں میں) سے ہر ایک چیز کی ترقی یہ ہے کہ نچلے طبقے سے نکل کر اُوپر والے طبقہ میں آکر داخل ہو جائے۔ مثلاً مٹی معدنیات کی طرح ایک بے جان چیز ہے۔ اب اس مٹی کی ترقی یہ ہے۔ کہ نباتات میں آکر شامل ہو جائے۔ جتنے نباتات آپ کھاتے ہیں۔ وہ سب کے سب در اصل اللہ تعالےٰ کی قدرت کاملہ سے مٹی ہی سے بنتے ہیں۔ وہی چیز مٹی کی شکل میں تھی۔ تو اس کا کھانا حرام تھا۔ جب ترقی کر کے آم کی شکل میں منتقل ہوگئی۔ اب وہ حلال طیب ہوگئی۔ وہی مٹی جب مٹی کی شکل میں تھی۔ تو اس کا کھانا حرام تھا۔ اور مٹی کی شکل ترقی کر کے سیب کی شکل میں آگئی۔ اب وہ حلال طیب ہوگئی۔ نباتات کی ترقی یہ ہے۔ کہ وہ حیوان کی شکل میں منتقل ہو جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کی قدرت کا یہ نظارہ سارے جہان میں نظر آرہا ہے۔

کہ حیوانات نباتات کھاتے ہیں - نباتات جو غذا کی شکل میں حیوان کے پیٹ میں داخل ہوتے ہیں - اسی غذا سے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے لہو بنتا ہے - جس طرح دودھ کے بلونے سے مکھن نکلتا ہے - اسی طرح اللہ تعالیٰ کی قدرت سے لہو سے منی بنتی ہے - اور وہ منی مادہ کے پیٹ میں مختلف صورتوں میں بدلتے بدلتے حیوان بن کر ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے - تو گویا کہ اگر غور سے دیکھا جائے تو نباتات ترقی کرتے کرتے حیوان بن گئے -

علیٰ ہٰذا القیاس

اب دیکھئے - حیوان ترقی کر کے انسان بنتا ہے - مثلاً چونکہ انسان سبزی خور بھی ہے - اور گوشت خور بھی ہے - اگر آپ ایک انسان کو روزانہ گوشت کھلاتے ہیں اب وہ گوشت انسان کے پیٹ میں جا کر ہضم ہوگا - اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے اس غذا میں سے لہو بھی بنے گا - اور اس لہو سے منی برآمد ہوگی - اور اس منی سے پھر ماں کے پیٹ میں انسان کا وجود بنے گا - پھر ایک ننھا سا انسان بن کر ماں کے پیٹ سے باہر آئے گا - اب وہی حیوانات جو حیوانی کام کرتے تھے - اب وہی گویا کہ تبدیل ہو کر انسان ہو گئے ہیں - اب انسانی کام کر رہے ہیں - اب اگر

انسان ترقی کرنا چاہیے

تو جو مدارج مخلوق الٰہیہ کے پہلے عرض کر چکا ہوں - کہ انسان کے اوپر اللہ تعالیٰ کی ایک اور مخلوق ہے - جسے فرشتوں سے تعبیر کیا جاتا ہے - لہٰذا انسان کی ترقی یہ ہے کہ وہ فرشتوں کی صفات اپنے اندر پیدا کرے - ان کی صفات کی تفصیل اللہ تعالیٰ ہی سے دریافت کی جاسکتی ہے چنانچہ

قرآن مجید میں فرشتوں کی صفات کے ذکر کے چند مقامات

پہلا

پہلے مقام میں جو صفات بیان کی گئی ہیں - ان کا نمونہ ملاحظہ ہو -

(وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ) الآیہ سورہ الزمر رکوع ۸ پارہ ۲۴

ترجمہ - اور آپ فرشتوں کو حلقہ باندھے ہوئے عرش کے گرد دیکھیں گے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح پڑھ رہے ہیں -

حاصل

یہ نکلا کہ عرش کے گرد حلقہ باندھنے والے فرشتے تسبیح (مثلاً سبحان اللہ) اور حمد (مثلاً الحمد للہ) کے ذکر الٰہی میں شاغل رہتے ہیں -

دوسرا

(وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ)

سورہ الانبیاء رکوع ۲ پارہ ۱۷

ترجمہ - اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے - اور جو اس کے ہاں ہیں - (یعنی فرشتے) اس کی عبادت سے سرکشی نہیں کرتے - اور نہ تھکتے ہیں)

حاصل

یہ نکلا کہ فرشتے نہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے سرکشی کرتے ہیں کہ عبادت نہ کریں - اور نہ تھکتے ہیں - بلکہ مسلسل عبادت میں مصروف رہتے ہیں -

تیسرا

(وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاۗءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۭ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ)

سورہ البقرہ رکوع ۴ پارہ ۱

ترجمہ - جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں ایک نائب بنانے والا ہوں - فرشتوں نے کہا - کیا تو زمین میں ایسے شخص کو نائب بنانا چاہتا ہے - جو فساد پھیلائے - اور خون بہائے - حالانکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں - فرمایا میں جو کچھ جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے -

حاصل

یہ نکلا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی تسبیح - تحمید اور تقدیس بیان کرتے ہیں -

انسانوں کو بھی اپنے اندر ملائکہ عظام کی صفات پیدا کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس کے شواہد ملاحظہ ہوں

پہلا

(اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا) سورہ الفتح رکوع ۱ پارہ ۲۶

ترجمہ - بیشک ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا - تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ - اور اس کی مدد کرو - اور عزت کرو - اور صبح اور شام اس کی پاکی بیان کرو -

حاصل

یہ نکلا کہ انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی تسبیح (یعنی ہر عیب سے پاک جاننے) کا حکم دیا گیا ہے - جس طرح فرشتے تسبیح کرتے ہیں - تو گویا کہ انسانوں کو اپنے اندر فرشتوں کی سی صفت پیدا کرنے کا حکم دیا گیا ہے - یہی انسان کی در اصل ترقی ہے - حالانکہ انسان ایک مہذب حیوان تھا - اب وہ تسبیح کرتے کرتے اگرچہ صورت میں انسان ہی ہوگا مگر اس کے دل میں ملائکہ عظام کی طرح تسبیح الٰہی کا نور ہوگا - اللّٰھم اجعلنا منھم

دوسرا

(يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۙ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا) سورہ الاحزاب رکوع ۶ پارہ ۲۲

ترجمہ - اے ایمان والو - اللہ کو بہت یاد کیا کرو - اور اس کی صبح و شام پاکی بیان کرو -

حاصل

یہ ہے کہ فرشتے تو اپنی فطرت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں ہر وقت شاغل رہتے ہیں - نہ انہیں کھانے پینے کی ضرورت اور نہ بیوی بچوں کی ضروریات کا فکر اور نہ سردی اور گرمی سے بچنے کے لئے مکان کی ضرورت - بخلاف اس کے اگرچہ انسان ان تمام ضروریات میں گھرا ہوا ہے - پھر بھی اللہ تعالیٰ اسے حکم دیتے ہیں کہ فقط دنیا کی زندگی کے دھندوں ہی میں نہ پھنسے رہا کرو - بلکہ اللہ تعالیٰ کو بھی بہت یاد کیا کرو - اور صبح و شام اس کی تسبیح (مثلاً سبحان اللہ) بھی کیا کرو - تو گویا کہ انسان کو اپنے اندر ملائکہ عظام کی سی صفتوں کے پیدا کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے اور یہی انسان کی ترقی ہے -

تیسرا

زکریا علیہ السلام پیغمبر خدا کو بھی شام

اور صبح کو تسبیح کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْٓ اٰیَةً قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًا وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِیْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْكَارِ) سورہ آل عمران رکوع ۴ پارہ ۳

ترجمہ۔ اے میرے رب میرے لئے کوئی نشانی مقرر کر۔ فرمایا۔ تیرے لئے نشانی یہ ہے۔ کہ تو لوگوں سے تین دن سوائے اشارہ کے بات نہ کر سکے گا۔ اور اپنے رب کو بہت یاد کر اور شام اور صبح تسبیح کر۔

حاصل

یہ نکلا کہ حضرت زکریا علیہ السلام کو بھی شام اور صبح کو تسبیح کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

چوتھا

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دن اور رات میں تسبیح پڑھنے کا حکم

(فَاصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۚ وَمِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ) سورہ ق رکوع ۳ پارہ ۲۶

ترجمہ۔ پس ان باتوں پر صبر کر۔ جو وہ کہتے ہیں اور اپنے رب کی پاکیزگی بیان کر۔ تعریف کے ساتھ دن نکلنے سے پہلے اور دن چھپنے سے پہلے اور کچھ رات میں بھی اس کی تسبیح کر اور نماز کے بعد بھی۔

حاصل

یہ نکلا کہ جس طرح ملائکہ عظام اللہ تعالےٰ کی تسبیح میں شاغل رہتے ہیں اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تسبیح میں شاغل رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

تمام مسلمانوں پر تسبیح کا لازم ہونا

اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

(لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًا) سورہ الاحزاب رکوع ۳ پارہ ۲۱

ترجمہ۔ البتہ تمہارے لئے رسول اللہ میں اچھا نمونہ ہے۔ جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہے۔ اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے۔

حاصل

یہ نکلا کہ ہر کلمہ گو مسلمان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری لازمی ہونے کے باعث اللہ تعالےٰ کی تسبیح لازم ہو گئی۔ اور اس چیز کا التزام ہی انسان کے لئے ترقی کا مقام ہے۔ کہ جو چیز ملائکہ عظام اور انبیاء علیہم السلام کی پاکیزہ سیرت کی لازمی چیز تھی۔ وہی تمام مسلمانوں پر لازم کر دی گئی۔ تو گویا کہ ہر مسلمان ملائکہ عظام اور انبیاء علیہم السلام کی سیرت میں رنگا گیا۔ اور یہی انسان کی ترقی ہے۔ اللھم اجعلنا منھم۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی اُمّت کو ملائکہ عظام سے مشابہت پیدا کرکے ترقی کرنے کی تلقین

اس کے متعدد ثبوت

پہلا

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا یَضُرُّكَ بِاَیِّهِنَّ بَدَاْتَ رواہ مسلم

ترجمہ۔ سمرہ بن جندب سے روایت ہے۔ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے بہترین کلام چار کلمے ہیں۔ سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ لاالٰہ الا اللہ۔ اللہ اکبر اور ایک روایت میں ہے۔ اللہ کی بارگاہ میں سب سے پیارے کلام چار کلمے ہیں۔ سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ لاالٰہ الا اللہ۔ اللہ اکبر۔ ان چاروں میں سے جس کو تو پہلے شروع کر دے۔ اس میں تجھے نقصان نہیں ہو گا۔

دوسرا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ رواہ مسلم

ترجمہ۔ ابی ہریرہ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ البتہ یہ کہ میں کہوں سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ لاالٰہ الا اللہ۔ اللہ اکبر یہ مجھے ان سب چیزوں سے زیادہ پیارا ہے۔ جن پر کہ سورج طلوع کرتا ہے (یعنی ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہے)

تیسرا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِیْ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَایَاهُ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ متفق علیہ

ترجمہ۔ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا۔ اس کے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اگرچہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں۔

چوتھا

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ وَحِیْنَ یُمْسِیْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ یَاْتِ اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ متفق علیہ۔

ترجمہ۔ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص صبح کو بھی کہے اور شام ہونے کے وقت بھی کہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سو مرتبہ کوئی شخص قیامت کے دن اس سے بہتر نہیں لائے گا۔ مگر وہ شخص جس نے اس جیسا ہی کہا۔ یا اس سے زیادہ مرتبہ کہا۔

پانچواں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ۔ متفق علیہ۔

ترجمہ۔ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو کلمے ہیں۔ جو زبان پر بڑے ہلکے ہیں۔ میزان (قیامت کے دن کی میزان) پر بھاری ہوں گے۔ رحمٰن کو بڑے پیارے ہیں۔ (وہ کلمے یہ ہیں) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ۔

چھٹا

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّكْسِبَ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ كَیْفَ یَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ یُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِیْحَةٍ فَیُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ یُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِیْئَةٍ رواہ مسلم

ترجمہ۔ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے۔ کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں تھے پھر آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ایک اس بات سے بھی عاجز ہے۔ کہ روزانہ ہزار نیکیاں کمائے۔

پھر آپ کے مجلسیوں میں سے ایک شخص نے آپ سے سوال کیا ہم میں سے ایک آدمی کس طرح ہزار نیکیاں حاصل کر سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا سو مرتبہ تسبیح کرے۔ (یعنی سو مرتبہ مثلاً سبحان اللہ کہے) پھر اس کے لئے ہزار نیکی لکھی جائے گی۔ یا اسے ہزار گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

ساتواں

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْکَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَی اللّٰہُ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ۔ رواہ مسلم

ترجمہ۔ ابی ذرؓ سے روایت ہے۔ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا۔ سب سے بہتر کلام کونسی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ نے جو اپنے فرشتوں کے لئے چُن لی ہے۔ سبحان اللہ

گلدستہ مضامین قرآن کا تیسرا پھول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فقط یہ ذمہ داری ہے کہ قرآن مجید کا پیغام مخلوقِ خدا کو پہنچا دیں

اس کے دو شواہد

پہلا

(وَاِنْ مَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ وَعَلَیْنَا الْحِسَابُ۝)

سورہ رعد رکوع ۶ پارہ ۱۳

ترجمہ۔ اور اگر ہم تجھے کوئی وعدہ دکھا دیں۔ جو ہم نے ان سے کیا ہے یا تجھے اُٹھا لیں۔ تو تیرے ذمہ تو پہنچا دینا ہے۔ اور ہمارے ذمہ حساب لینا ہے۔

حاصل

یہی نکلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ فقط یہی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ کے بندوں تک اس کا پیغام پہنچا دینا ہے۔ یعنی آپ ان احکام پر عمل کرانے کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

دُوسرا

(فَذَکِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَکِّرٌ۝ لَسْتَ عَلَیْھِمْ بِمُصَیْطِرٍ۝) سورہ الغاشیہ رکوع ۱ پارہ ۳۰

ترجمہ۔ پس آپ نصیحت کیجئے۔ بیشک آپ تو نصیحت کرنے والے ہیں۔ آپ ان پر کوئی داروغہ نہیں ہیں۔

حاصل پھر وہی ہے

کہ حضور انورؐ کا کام بندوں تک پہنچا دینا ہے۔ آپ اس بات کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے بندے اس کو اپنا دستور کیوں نہیں مانتے۔

ہاں انسانوں سے بازپرس ضرور ہوگی

کہ تم لوگوں نے میرے لئے دُنیا میں کیا کیا تھا۔ اس وقت بدعمل لوگ یہ عذر نہیں کر سکیں گے۔ کہ اے اللہ تیری طرف سے کسی ہادی نے ہمیں پیغام حق پہنچایا نہیں تھا۔

اس کی شہادت

(وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَھُمْ فِیْ جَھَنَّمَ خٰلِدُوْنَ۝ تَلْفَحُ وُجُوْھَھُمُ النَّارُ وَھُمْ فِیْھَا کٰلِحُوْنَ۝ اَلَمْ تَکُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰی عَلَیْکُمْ فَکُنْتُمْ بِھَا تُکَذِّبُوْنَ۝ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَکُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ۝ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْھَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ۝ قَالَ اخْسَئُوْا فِیْھَا وَلَا تُکَلِّمُوْنِ۝ اِنَّہٗ کَانَ فَرِیْقٌ مِّنْ عِبَادِیْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ۝ فَاتَّخَذْتُمُوْھُمْ سِخْرِیًّا حَتّٰٓی اَنْسَوْکُمْ ذِکْرِیْ وَکُنْتُمْ مِّنْھُمْ تَضْحَکُوْنَ۝ اِنِّیْ جَزَیْتُھُمُ الْیَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّھُمْ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ۝) سورہ المومنون رکوع ۶ پارہ ۱۸

ترجمہ۔ اور جن کا (نیکیوں کا) پلہ ہلکا ہوگا تو وُہی یہ لوگ ہونگے۔ جنہوں نے اپنا نقصان کیا۔ ہمیشہ جہنّم میں رہنے والے ہونگے۔ ان کے مونہوں کو آگ جُھلس دے گی۔ اور وہ اس میں بدشکل والے ہوں گے۔ کیا تمہیں ہماری آیتیں نہیں سُنائی جاتی تھیں۔ پھر تم انہیں جھٹلاتے تھے۔ کہینگے۔ اے ہمارے رب ہم پر ہماری بدبختی غالب آگئی تھی۔ اور ہم لوگ گمراہ تھے۔ اے رب ہمارے ہمیں اس سے نکال دے۔ اگر پھر کریں تو بیشک ظالم ہوں گے۔ فرمائے گا اس میں پھٹکارے ہوئے پڑے رہو۔ اور مجھ سے نہ بولو۔ میرے بندوں میں سے ایک گروہ تھا جو کہتے تھے۔ اے ہمارے رب، ہم ایمان لائے۔ تو ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم کر۔ اور تو بہت رحم کرنے والا ہے۔ سو تم نے ان کی ہنسی اُڑائی۔ یہاں تک کہ اُنہوں نے تمہیں میری یاد بھی بُھلا دی۔ اور تم ان سے ہنسی ہی کرتے رہے۔ آج مَیں نے انہیں ان کے صبر کا بدلہ دیا۔ کہ وُہی کامیاب ہوئے۔

عبرت

آج کل کے دور کا وہ بے دین مسلمان جو پابند شریعت اسلامی کے لوگوں کی صورتوں اور ان کے شریعت اسلامی کے مطابق لباسوں اور ان کی نمازوں پر مذاق اُڑاتا ہے۔ اور ان سچّے اور کھرے اور اصلی مسلمانوں پر طرح طرح کے توہین آمیز فقرے کستا ہے کہ یہ لوگ دقیانوسی ہیں۔ غیر مہذب ہیں۔ زمانہ کے ساتھ چلنا نہیں جانتے وغیرہ وغیرہ ایسے لوگوں کو میری گزشتہ سطور آنکھیں کھول کر پڑھنی چاہئیں۔ اور عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ اور یقین کر لینا چاہئے۔ کہ یہ بیان شدہ منظر سامنے آنے والا ہے۔

اے موجودہ دور کے مسلمانو یاد رکھو

حق پرست علماء کرام رحمۃ للعالمین کی طرف سے نیابۃً تبلیغ حق کا فریضہ انجام دے رہے ہیں

حق پرست علماء کرام کا لفظ استعمال کرنے کی حکمت

مَیں نے جو عنوان سابق میں حق پرست علماء کرام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہونا ظاہر کیا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء کی دو قسمیں فرمائی ہیں۔ آپؐ کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

عَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْاَلُوْنِیْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِیْ عَنِ الْخَیْرِ یَقُوْلُھَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَیْرَ الْخَیْرِ خِیَارُ الْعُلَمَاءِ) رواہ الدارمی

ترجمہ۔ احوص بن حکیم سے روایت ہے۔ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اس نے کہا۔ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کے متعلق سوال کیا۔ تب آپ نے فرمایا۔ مجھ سے شر کے متعلق مت پوچھو۔ اور مجھ سے خیر کے متعلق پوچھو۔ پھر فرمایا۔ خبردار شروں میں سے شر شریر علماء ہیں۔ اور تحقیق خیر میں سے خیر برگزیدہ علماء ہیں۔

حاصل

یہ ہے کہ علماء میں سے بعض شریر ہوتے ہیں۔ اگر خدانخواستہ ان شریر علماء کے دامن کے ساتھ کسی کی وابستگی ہوگئی تو قیامت کے دن جہاں وہ جائیں گے ان کے دامن سے وابستگان بھی وہیں جائیں گے۔ اور اگر کسی بارگاہِ الٰہی کے چیدہ اور برگزیدہ عالم کے دامن کے ساتھ وابستگی ہوگئی تو اسی قاعدے کے مطابق قیامت کے دن جہاں وہ جائیں گے ان کے دامن سے وابستگان بھی وہیں پہنچا دیئے

جائیں گے - اللھم اجعلنا منھم -

شرار العلماء اور خیار العلماء کے پہچاننے کی کسوٹی

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ کَمَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰی اِنْ کَانَ مِنْھُمْ مَنْ اَتٰی اُمَّہٗ عَلَانِیَۃً لَکَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّصْنَعُ ذٰلِکَ وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَّتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ رواہ الترمذی

ترجمہ - عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - میری امت پر بھی ویسا دور آئیگا - جیسا بنی اسرائیل پر آیا تھا - جس طرح جوتی کا ایک پاؤں دوسرے کے برابر ہوتا ہے - یہاں تک کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں سے علانیہ بدکاری کی ہوگی تو میری اُمت میں بھی ایسا ہوگا - جو یہ کام کرے گا - اور تحقیق بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری اُمت تہتر فرقوں میں بٹے گی - سوائے ایک فرقہ کے باقی سب دوزخ میں جائیں گے - انہوں نے عرض کی - یا رسول اللہ وہ کونسی جماعت ہوگی - آپ نے فرمایا - جس طریقہ پر (میں ہوں) اور میرے صحابہ (کرام) ہیں -

عوام اور علماء کرام کے لئے عبرت

مسلمانوں کے عوام اور ان کے علماء کرام کے لئے اس حدیث شریف میں عبرت ہے - مسند علماء کرام پر بیٹھنے والے حضرات کا یہ فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کو ما انا علیہ واصحابی والا دین سکھائیں - اور اس دین کے دو حصے ہیں - پہلا قرآن مجید اور دوسرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا طریق کار - اور دوسرے مسلمانوں کا بھی یہ فرض ہے - کہ علماء کرام کو اس کسوٹی پر پرکھنے کے بعد ان کے سامنے زانوئے ادب تہ کریں - عوام کو اپنے علماء کرام سے یہ پوچھنے کا حق ہے - کہ حضرت جو دین آپ ہمیں سکھا رہے ہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو یہی دین سکھایا تھا - اس سوال کے جواب میں اصلی اور نقلی - کھرے اور کھوٹے دین میں فوراً عوام کو تمیز حاصل ہو جائیگی - کیونکہ اس سوال کے جواب میں علماء کرام کو صحیح جواب خواہ مخواہ دینا پڑیگا -

اور اگر انہوں نے غلط جواب دیا

کہ جو دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے منقول نہیں تھا - اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین کہہ کر پیش کیا - تو وہ خود مجرم ہو کر دوزخ میں جائیں گے - اس فیصلے کا ثبوت ملاحظہ ہو - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے -

مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ ؟

ترجمہ - جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا - وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے -

انشاء اللہ تعالیٰ اس وعید کے ہوتے ہوئے کوئی عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صریح جھوٹ نہیں بولے گا -

گلدستہ مضامین میں قرآن کا چوتھا پھول

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے لوگ ہی قرآن مجید سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں

(نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ وَمَا اَنْتَ عَلَیْھِمْ بِجَبَّارٍ فَذَکِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ یَّخَافُ وَعِیْدِ ؏)

سورہ ق رکوع ۳ پارہ ۲۶

ترجمہ - ہم جانتے ہیں - جو کچھ وہ کہتے ہیں - اور آپ ان پر کچھ زبردستی کرنے والے نہیں - پھر آپ قرآن سے اس کو نصیحت کیجئے - جو میرے عذاب سے ڈرتا ہو -

حاصل

یہ نکلا - کہ جن لوگوں کے دل میں اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے - وہ اس قرآن مجید کو اپنا دستور العمل بنائیں گے - اللھم اجعلنا منھم

فطرت انسانی

کا اصلی تقاضا تو یہ ہے کہ جو اس کے دل میں آئے وہی کرے - اور کسی غیر کا محکوم نہ ہونے پائے - تاکہ فطری آزادی میں خلل نہ آئے - مگر چونکہ اللہ تعالیٰ اس کا بنانے والا ہے - اس لئے اسے اس کی فطرت کا پورا اندازہ ہے - اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں ایک کمزوری کا ذکر قرآن مجید میں فرمایا ہے - ارشاد ہوا

(خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ط)

سورہ الانبیاء رکوع ۳ پارہ ۱۷

ترجمہ - آدمی جلد باز بنایا گیا ہے -

اور جلد باز آدمی غیر مآل اندیش ہوتا ہے - جلد بازی میں بے سوچے سمجھے وہ کام کر بیٹھتا ہے جو آگے چل کر اس کے لئے تباہی کا باعث بن جاتا ہے - اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی راہنمائی کا ذمہ خود اُٹھالیا ہے - چنانچہ سورۃ اللیل پارہ ۳۰ میں ارشاد ہے -

(اِنَّ عَلَیْنَا لَلْھُدٰی ۝)

ترجمہ - بیشک ہمارے ذمہ راہ دکھانا ہے -

اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کا مکمل دستور

قرآن مجید ہی ہے - چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے -

(اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ) الآیہ

سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱ پارہ ۱۵

ترجمہ - بیشک یہ قرآن وہ راہ بتاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے -

اب وہ لوگ اس قرآن مجید کو اپنا لازمی دستور العمل بنائیں گے - جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں - اللھم اجعلنا منھم

گلدستۂ مضامین قرآن کا پانچواں پھول

قرآن مجید کو اپنا دستور العمل نہ بنانے والوں کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامت کے دن بارگاہ الٰہی میں شکایت

(وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا ۝) سورہ الفرقان رکوع ۳ پارہ ۱۹

ترجمہ - اور رسول کہے گا - اے میرے رب بیشک میری قوم نے اس قرآن کو نظر انداز کر رکھا تھا -

اللہ تعالیٰ ہمیں اس قرآن مجید کو ہر طرح سے دستور العمل بنانے کی توفیق عطا فرمائے - تاکہ قیامت کے دن خدانخواستہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے خلاف عدالت الٰہیہ میں دعویٰ دائر نہ کرنے پائیں -

گلدستۂ مضامین قرآن کا چھٹا پھول

قرآن مجید میں امراض روحانی سے شفا ہے اور قرآن مجید خدا تعالیٰ کی رحمت کو کھینچ کر لانے والا ہے

(وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝) سورہ بنی اسرائیل رکوع ۹ پارہ ۱۵

ترجمہ - اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمانداروں کے حق میں شفا اور رحمت ہیں اور ظالموں کو اس سے اور زیادہ نقصان پہنچتا ہے -

نتیجہ بالکل واضح ہے

کہ قرآن مجید میں امراض روحانی کے لئے شفا ہے - جو شخص اسے غور سے پڑھے - اس کے دل میں نہ شرک رہے گا اور نہ کفر - اور نہ نفاق اعتقادی رہیگا - غرضیکہ اسی کی برکت سے انسان روحانی امراض سے شفا پاتا جائیگا - حتیٰ کہ بالکل ہی روحانی امراض سے شفایاب ہو جائے گا - اللھم اجعلنا منھم - وما علینا الا البلاغ واللہ یھدی من یشاء الی صراط المستقیم

مجلسِ ذکر منعقدہ جمعرات مورخہ ۱۷؍ شعبان المعظم ۱۳۷۸ھ مطابق ۲۶ فروری ۱۹۵۹ء

آج ذکر کے بعد مخدومنا و مرشدنا حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ

آج کی معروضات کا عنوان ہے :

۲ دو مقصد

۱۔ انسان اپنے مقصدِ تخلیق کو من جانبِ اللہ ہادی آئے بغیر سمجھ ہی نہیں سکتا
۲۔ ہادی کی صحبت میں مدت مدیدہ تک رہنے کے سوائے انسان اپنے مقصدِ تخلیق کی تکمیل نہیں کرسکتا

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور اس کی رہنمائی کے لئے ابتداہی سے ہادی بھجوانے شروع کر دیئے۔ ہادی کی صحبت میں ظاہراً و باطناً رنگ چڑھ جاتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام من جانب اللہ ہادی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام انسان کو اس کا مقصد تخلیق سمجھانے کے لئے مبعوث فرمائے۔ انبیاء علیہم السلام کے بعد ان کے صحبت یافتہ حوارین مقصدِ تخلیق سمجھاتے ہیں۔ ہمارے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہادی ہیں۔ آپؐ نے صحابہ کرامؓ کی تربیت فرمائی۔ صحابہ کرامؓ نے تابعین کی، تابعین نے تبع تابعین کی تربیت فرمائی۔ یہ سلسلہ اسی طرح قیامت تک جاری رہے گا۔

جو مقصدِ تخلیق ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور انورؐ نے لے کر دیا ہے وہ ہے (وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۝) سورہ الذّٰریٰت رکوع ۳ پارہ ۲۷

ترجمہ۔ اور میں نے جن اور انسان کو جو بنایا ہے تو صرف اپنی بندگی کے لئے)

مَا اور اِلَّا کلمہ حصر کا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو پیدا کرنے والے اللہ تعالیٰ کی نظر میں اس کی تخلیق کا مقصد سوائے عبادت کے اور کوئی نہیں ہے۔ دُنیا میں نظر دوڑائیے اور دیکھئے کتنوں نے مقصدِ تخلیق کو سمجھا ہے۔ کیا یہ مقصد تخلیق ہے کہ بم بناؤ؟ مائیں بچے جنتی جائیں اور تم بموں سے اڑاتے جاؤ۔ دوسری جنگِ عظیم میں ایک ایٹم بم سے امریکہ نے اڑھائی لاکھ جاپانی ہلاک کر دیئے۔ جن کا ہادی سے تعلق نہیں یہ ان کا حال ہے۔ خود مسلمانوں کو دیکھ لیجئے۔ ہادی سے تعلق کٹ جانے کے باعث اکثر مسلمان حیوانوں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان کی زندگی کا مقصد ہے فقط کمانا اور کھانا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ وہی اس کی تخلیق کا مقصد بتلا سکتا ہے۔ یا وہ خود آکر اس کو مقصدِ تخلیق سمجھائے یا اپنا نمائندہ بھجوائے جو اس کی طرف سے اس کو مقصدِ تخلیق سمجھائے۔ انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے نمائندہ ہوتے ہیں وہ انسان کو اس کی تخلیق کا مقصد سمجھانے کے لئے تشریف لاتے ہیں۔

جس انسان کو یہ پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کیوں پیدا فرمایا ہے۔ وہ گدھے اور بیل سے بدتر ہے۔ گدھے اور بیل کسی کی خدمت تو کرتے ہیں۔ آج دُنیا میں جتنی بڑی بڑی قومیں ہیں، وہ بڑی ترقی یافتہ سمجھی جاتی ہیں۔ عیسائیوں کو اپنی ترقی پر ناز ہے۔ لیکن کسی کو مقصدِ تخلیق کا پتہ ہے؟ کیا مقصدِ تخلیق کلیں اور مشینیں بنانا ہے؟ عیسائی عیسےٰؑ کا دامن چھوڑ چکے ہیں۔ دُوسرا کوئی ہادی ملا نہیں۔ اس لئے ان بدقسمت قوموں کو مقصدِ تخلیق کا ہی پتہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بزرگوں کی قبروں پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک ہمیں مقصدِ تخلیق سمجھاتے آئے ہیں۔ ہماری تخلیق کا مقصد نہ دراصل کمانا اور نہ کھانا ہے۔ نہ کلیں اور مشینیں بنانا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہماری تخلیق کا مقصد ہے۔

من جانبِ اللہ ہادی جب آتا ہے۔ تو وہ دو قسم کی اصلاح کرتا ہے۔ (۱) اصلاح قال (۲) اصلاح حال۔ وہ مشینیں یا کلیں بنانی نہیں سکھاتا۔ (هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ) الآیہ سورہ الجمعۃ رکوع ۱ پارہ ۲۸

ترجمہ۔ وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں سے مبعوث فرمایا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے۔ اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔

قال کی اصلاح کو تعلیم اور حال کی اصلاح کو تزکیہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معلّم بھی ہیں اور مزکی بھی بحیثیت معلم آپؐ نے صحابہ کرامؓ کی اصلاحِ قال فرمائی اور بحیثیت مزکی اصلاحِ حال فرمائی۔ قال اور حال کی اصلاح ہادی من جانب اللہ ہی کرسکتا ہے۔ میں عرض کرچکا ہوں کہ ہادی من جانب اللہ انبیاء علیہم السلام ہوتے ہیں۔ ان کے بعد ان کے دروازہ کے غلام اصلاحِ قال اور اصلاحِ حال کرتے ہیں۔ لاہور میں ایسے سینکڑوں بلکہ لاکھوں بدنصیب مسلمان موجود ہوں گے۔ جن کو کسی ہادی سے تعلق نہ ہونے کے باعث مقصدِ تخلیق ہی کا پتہ نہیں۔ وہ قیامت کے دن اپنے بڑوں کے لئے بد دُعا کریں گے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

(یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا۝ وَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا۝ رَبَّنَاۤ اٰتِهِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِیْرًا۝)

سورہ الاحزاب رکوع ۸ پارہ ۲۲

ترجمہ۔ جس دن ان کے مُنہ آگ میں اُلٹ دیئے جائیں گے۔ کہیں گے اے کاش ہم نے اللہ اور رسول کا کہا مانا ہوتا۔ اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کا کہا مانا سو انھوں نے ہمیں گمراہ کیا۔ اے ہمارے رب انہیں دُگنا عذاب دے۔ اور ان پر بڑی لعنت کر۔

کامل انسان وہ ہے جس کی اصلاحِ قال اور اصلاحِ حال دونوں ہو جائیں۔ یا تو انسان خود کامل ہو یا کسی کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دیدے اور ہر معاملہ میں اس سے پوچھ کر قدم اُٹھائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم

سے منزل مقصود پر پہنچ جائے گا۔ اگر نہ خود کامل ہو اور نہ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے تو ایسے شخص کا گمراہی سے بچنا مشکل ہے جس طرح انسان خود بینا ہو یا کسی بینا کے ہاتھ میں لاٹھی دیدے۔ تو گڑھے میں گرنے اور کانٹوں میں اُلجھنے سے بچ جائے گا۔ اگر نہ خود بینا ہو اور نہ کسی بینا کے ہاتھ میں لاٹھی دے تو سوائے اس کے کہ کسی گڑھے میں گرے یا خاردار جھاڑیوں میں پھنسے اور کیا نتیجہ ہو سکتا ہے۔

اپنے اندر صلاحیت ہو تو ہادی کی صحبت میں رنگ چڑھ جاتا ہے۔ حضور انورؐ کا ارشاد ہے۔ خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُاُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ (باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم الفصل الثالث عن عبد الرحمٰن ابن غنم و اسماء بنت یزید)

ترجمہ۔ اللہ تعالےٰ کے نیک بندے وہ ہیں۔ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ تعالےٰ یاد آئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ٹھیک ہے۔ آج بھی اللہ تعالےٰ کے ایسے بندے موجود ہیں جن کو دیکھنے سے خدا یاد آتا ہے۔ طبیعت میں اللہ اللہ کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ اس کو چودہ سو سال پیچھے لے جائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں جو بھی خلوص نیت سے پہنچا اس کی اصلاح حال وہبًا ہو جاتی تھی۔ اگر صحابہ کرام رضؓ کی اصلاح حال نہ ہوتی تو اس طرح تمام دُنیا میں اسلام نہ پھیل سکتا۔ آپ کے ایک صحابی حضرت خبیبؓ بن الارث تھے۔ وہ مکہ معظمہ کے کافروں کے ہاتھ قید ہوگئے۔ کافر جب ان کو پھانسی دینے لگے تو ان سے کہتے ہیں کہ کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں چھوڑ دیا جائے۔ اور تمہاری جگہ محمدؐ کو پھانسی دیدیا جائے۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ پھانسی دینا تو بہت بڑی بات ہے۔ میں تو یہ بھی نہیں برداشت کر سکتا کہ محمدؐ کے پاؤں میں کانٹا بھی چبھے۔ اس کے بعد انہوں نے یہ دو شعر پڑھے۔ ؎

(۱) لَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰی اَیِّ شِقٍّ کَانَ فِی اللّٰهِ مَصْرَعِیْ

ترجمہ۔ جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو پھر مجھے اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ میں قتل ہونے کے بعد کس پہلو پر گرتا ہوں۔

(۲) وَذٰلِكَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَّشَاْ
يُبَارِكْ فِیْ اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعِ

ترجمہ۔ اور میرا یہ قتل ہونا اللہ تعالےٰ کے لئے ہے۔ اور اگر وہ چاہے تو بوسیدہ ہڈیوں میں برکت ڈال دے۔

یہ ہے صحابہ کرام رضؓ کی اصلاح حال۔ اللہ تعالےٰ سے چونکہ ان کا تعلق درست تھا۔ اس لئے ان کو اپنی جان کی بھی پروا نہ تھی۔ ہادی خود دُنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ اصلاح حال کا جو بیج بو جاتا ہے وہ اس کے رخصت ہونے کے بعد بھی بارآور ہوتا رہتا ہے۔ اس طرح یہ لائن آج تک چلی آ رہی ہے۔

اگر اصلاح قال تو ہو جائے لیکن اصلاح حال نہ ہو تو ایسے شخص کی اللہ تعالےٰ کے ہاں کوئی قیمت نہیں۔ اس کے متعلق حضور انورؐ فرماتے ہیں۔

عَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِيْ عَنِ الْخَيْرِ يَقُوْلُهَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ

رواہ الدارمی (کتاب العلم والفصل الثالث)

ترجمہ۔ احوصؒ بن حکیم سے روایت ہے۔ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بُرائی کی بابت سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ بُرائی کی بات مجھ سے نہ پوچھو۔ بلکہ بھلائی کے متعلق پوچھو۔ آپؐ نے تین بار ان جملوں کو ادا فرمایا اور اس کے بعد فرمایا۔ خبردار شریروں میں سب سے بُرے علماء ہیں اور بھلے لوگوں میں بھی سب سے بھلے علماء ہیں۔

عربی کا ایک مقولہ ہے۔ زَلَّةُ الْعَالِمِ زَلَّةُ الْعَالَمِ۔ (عالم کا پھسلنا سارے جہان کا پھسلنا ہے)

حضور انورؐ ان کو عالم تسلیم کرتے ہیں ان کی اصلاح قال تو ہو چکی ہے لیکن اصلاح حال نہیں ہوئی۔ اس قسم کے لوگ باتیں کرنی جانتے ہیں لیکن باطن کے اندھے ہوتے ہیں۔ اس لئے آپؐ ان کو بدترین انسان فرماتے ہیں۔ صحیح معنوں میں آپ کا وہی شخص جانشین ہو سکتا ہے جس میں جامعیت ہو یعنی اس کی اصلاح قال بھی ہو چکی ہو اور اصلاح حال بھی۔ اگر اصلاح قال ہو چکی ہے اور اصلاح حال نہیں ہوئی تو کسی صاحب حال کے ہاتھ میں ہاتھ دیدے۔ اس طرح ٹھوکروں سے بچ جائے گا۔

ہم سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامنگیر ہیں۔ آپؐ نے ہمیں جو مقصدِ تخلیق سکھایا وہ ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت۔ فارسی میں اس کو کسی نے یوں بیان کیا ہے۔ ؎

بندہ آمد از برائے بندگی — زندگی بے بندگی شرمندگی

بدنصیب ہیں وہ جن کو مقصد تخلیق کا بھی پتہ نہیں۔ وہ ہر چیز کی تخلیق کا مقصد تو معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اپنی تخلیق کا مقصد معلوم کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

صرف اصلاح قال کافی نہیں۔ اصلاح حال کی بھی ضرورت ہے۔ اصلاح قال تو منافقین کی بھی ہو چکی تھی۔ ان کے متعلق اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

(وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝) سورہ المنٰفقون رکوع ۱ پارہ ۲۸

ترجمہ۔ اور جب آپ ان کو دیکھیں تو آپ کو ان کے ڈیل ڈول اچھے لگیں اور اگر وہ بات کریں تو آپ ان کی بات سن لیں گویا کہ وہ دیوار سے لگی ہوئی لکڑیاں ہیں۔ وہ ہر آواز کو اپنے ہی اوپر خیال کرتے ہیں۔ وہی شخص ہیں پس ان سے ہوشیار رہئے۔ اللہ انہیں غارت کرے۔ کہاں وہ بہکے جا رہے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ منافقین کی ظاہری وضع قطع بڑی اچھی تھی۔ وہ جب باتیں کرتے تھے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔ گویا ان کی اصلاح قال تو ہو چکی تھی۔ مگر اصلاح حال نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے مردود بارگاہ الٰہی قرار پائے۔

اصلاح حال ہو جائے تو انسان اللہ تعالےٰ کی رضا میں فنا ہو جاتا ہے۔ پھر یہ غیر اللہ کی ذرہ برابر پروا نہیں کرتا۔ ان کا ذکر اس آیت میں کیا گیا۔ (لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ) الآیہ سورہ المجادلہ رکوع ۳ پارہ ۲۸

ترجمہ۔ آپ ایسی کوئی قوم نہ پائیں گے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اور ان لوگوں سے بھی دوستی رکھتے ہوں جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے کے لوگ ہی کیوں نہ ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں باطن کے بینا ہمیشہ رہتے ہیں۔ اب بھی ہیں اور قیامت تک رہیں گے۔ انہی کی برکت سے اسلام زندہ ہے۔ باطن کا بینا ہادی اور مضل میں تمیز کر سکتا ہے۔ علمائے کرام کی اصلاح باطن نہ ہو تو وہ بھی مضل کو ہادی سمجھ کر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو باطن کی بینائی عطا فرمائے۔ آمین یا اِلٰہ العالمین۔

عمر الدین شادؔ لودھیانوی

کیا کیا دیکھوں

جلوہ فشاں ہے یا رب ہر جا ہی تیری قدرت
صحرا کی وسعتیں ہوں یا اُونچے اُونچے پربت
جلوے ترے نمایاں بستی ہیں بحر و بر ہیں
وُہ جن کی جگمگاہٹ کرتی ہے محوِ حیرت
گلشن میں تیری قُدرت ہر سو ہے آشکارا
ہر پُھول کی جُدا ہے رنگت ہو یا کہ نکہت
غنچے چٹک چٹک کر مسرور کر رہے ہیں
شاخیں لچک لچک کر دیتی ہیں جامِ فرحت
طائر چہک چہک کر کرتے ہیں ذکر تیرا
کلیاں مہک مہک کر دکھلا رہی ہیں قُدرت
موتی چمک رہے ہیں شبنم نہیں گلوں پر
برسا گیا ہے شب میں لاریب دستِ قُدرت
کوئل کی مدھ بھری وُہ آواز پیاری پیاری
بُلبل کی نغمہ خوانی گلشن کی زیب و زینت
کتنا سُہانا منظر آغازِ صبح کا ہے
بڑھتا ہُوا اُجالا ہٹتی ہُوئی وُہ ظُلمت
شمس و قمر کی گردش افلاک کی بُلندی
دن رات دے رہی ہے انساں کو درسِ دعوت
موجود ہر جگہ تُو بستی ہو یا کہ وادی
تیری نظر میں سب کچھ جلوت ہو یا کہ خلوت
پو پھٹ چکی وُہ دیکھو رخصت ہُوا اندھیرا
اے شادؔ ذکرِ حق کر اُٹھ چھوڑ خوابِ غفلت

تسبیح تراویح

سُبحَانَ ذِی المُلکِ
وَالمَلَکُوتِ سُبحَانَ
ذِی العِزَّۃِ وَالعَظمَۃِ
وَالہَیبَۃِ وَالقُدرَۃِ
وَالکِبرِیَآءِ وَالجَبَرُوتِ
سُبحَانَ المَلِکِ الحَیِّ الَّذِی
لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوتُ سُبُّوحٌ
قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ المَلٰٓئِکَۃِ
وَالرُّوحِ اَللّٰھُمَّ اَجِرنَا مِنَ
النَّارِ یَا مُجِیرُ یَا مُجِیرُ یَا مُجِیرُ

ترجمہ:- زمین کی بادشاہی اور آسمانوں کی بادشاہت والا پاک ہے۔ اور عزّت اور بزرگی اور ہیبت اور قدرت اور بڑائی اور دبدبے والا پاک ہے بادشاہ زندہ رہنے والا جو نہ سوتا ہے اور نہ مرے گا۔ بہت پاک بہت مقدس ہے ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور رُوح کا پروردگار۔ اے اللہ ہمیں دوزخ سے پناہ دے۔ اے پناہ دینے والے اے پناہ دینے والے اے پناہ دینے والے۔

۷۸۶

مشرقی اور مغربی پاکستان

بلکہ

سارے ہندوستان میں بے نظیر وہ مترجم اور محشی قرآن مجید ہے جو انجمن خدام الدین

دروازہ شیرانوالہ لاہور نے طبع کرایا ہوا ہے

اس قرآن مجید کی خصوصیات

(۱) اس کا ترجمہ تمام فرقوں (دیوبندی۔ اہلحدیث بریلوی شیعہ) کے مقتدر علماء کرام کا مصدقہ ہے

(۲) اس میں ہر سورۃ کے مضامین کا خلاصہ پہلے درج کیا گیا ہے۔

(۳) ہر رکوع کا خلاصہ ہر رکوع کے ابتدا میں درج کیا گیا ہے۔

(۴) ہر رکوع کا خلاصہ جس آیت سے اخذ کیا گیا ہے اس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

(۵) ہر رکوع کی آیات کا آپس میں ربط بالالتزام لکھا گیا ہے۔

مندرجہ ذیل حضرات علماء کرام نے

اس قرآن مجید پر جو تقاریظ تحریر فرمائی ہیں

وہ حرف بحرف قرآن مجید کی ابتدا میں

درج شدہ ہیں

ان حضرات کے اسماء گرامی

(۱) استاذ العلماء عمدۃ المحدثین زبدۃ الصالحین اعلیحضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(۲) سید الاتقیاء اسوۃ الصلحاء حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رح شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند

(۳) امام العلماء اسوۃ المہدیین حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ صدر جمعیۃ العلماء ہند

(۴) حضرت مولانا عبد العزیز صاحب رح فاضل دیوبند سابق خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ

(۵) حضرت مولانا نجم الدین صاحب رح سابق پروفیسر اورینٹل کالج لاہور

(۶) حضرت مولانا سلطان محمود صاحب مدظلہ سابق شیخ الحدیث مدرسہ فتحپوری دہلی

(۷) حضرت مولانا خواجہ عبد الحی صاحب سابق شیخ التفسیر جامعہ ملیہ قرول باغ دہلی

(۸) حضرت مولانا عبید اللہ صاحب فاضل دیوبند سابق پروفیسر گورنمنٹ کالج شاہ پور

(۹) حضرت مولانا محمد چراغ صاحب فاضل دیوبند سابق مدرس مدرسہ انوار العلوم جامع مسجد گوجرانوالہ

(۱۰) حضرت مولانا غلام صدیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ فاضل دیوبند ساکن ڈیرہ غازیخاں

(۱۱) حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی

(۱۲) حضرت مولانا مولوی ابو محمد احمد بن حسین چکوالی مولداً واللاہوری منزلاً

(۱۳) رئیس المورخین حضرت مولانا سید محمد سلیمان صاحب ندوی رحمۃ اللہ علیہ

باوجود ان تمام خصوصیات کے اصلی ہدیہ ۹ لعہ رمضان المبارک کے باعث رعایتی ہدیہ ۸ لعہ

مذکورۃ الصدر حضرات علماء کرام کی تقریظات ملاحظہ ہوں

استاذ العلماء عمدۃ المحدثین زبدۃ الصالحین اعلیحضرت مولٰنا سید محمد انور شاہ صاحب (رحمۃ اللہ علیہ)

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

قرآن مجید وحکیم کا اعجاز مفردات اور ترکیب وترتیب کلمات اور مقاصد وحقائق کی جملہ وجوہ سے ہے مفردات میں قرآن مجید وہ کلمہ اختیار فرماتا ہے۔ جس سے اوفیٰ بالحقیقۃ و اوفیٰ بالمقام ثقلین نہیں لا سکتے۔ مثلاً جاہلیت کے اعتقاد میں موت پر توفی کا اطلاق درست نہ تھا۔ کیونکہ ان کے اعتقاد میں نہ بقائے جسد تھی اور نہ بقائے روح۔ توفی وصول کرنے کو کہتے ہیں۔ ان کے عقیدہ میں موت توفی نہیں ہوسکتی۔ قرآن مجید نے موت پر توفی کا لفظ اطلاق کیا۔ اور بتلایا کہ موت سے وصول یابی ہوتی ہے نہ فنا محض اس حقیقت کو ایک کلمہ سے کشف کر دیا۔ اور کہیں اس لفظ کا اطلاق اپنے اصلی معنی سے جسد مع الروح کے وصول کرنے پر کیا۔ ترکیب وترتیب جیسے وجعلوا للہ شرکاء الجن ظاہر قیاس یہ تھا کہ عبارت یوں ہوتی۔ وجعلوا الجن شرکاء اللہ لیکن مراد یہ ہے کہ انہوں نے خدا کے شریک ٹھہرائے کوئی معمولی جرم نہیں کیا۔ اور وہ شریک بھی کون (جنّ) پس یہ مراد اسی ترتیب اور نشست الفاظ سے حاصل ہوسکتی ہے۔ مقاصد سے میری مراد مخاطبین کو سبق دینا یا لینا ہے۔ جیسا علمائے کرام نے اسمائے حسنیٰ کی شروح میں لکھا ہے مقاصد قرآن حکیم کے وہ ہونے چاہئیں۔ جن سے مبداء ومعاش ومعاد اور فلاح ونجاح دنیا وآخرت وابستہ ہو۔ حقائق سے میری مراد وہ امور غامضہ ہیں جن سے عقول وافکار قاصر ہے۔ اور تجاذب جوانب اور نزاع عقلاء باقی رہا جیسے مسئلہ خلق افعال عباد کہ عبد کا ربط اپنے فعل سے کیا اور کیسا ہے۔ اور اسی فعل کا ربط قدرت ازلیہ سے کیا ہے۔ قرآن مجید اس مقام میں ایسی تعبیر اختیار فرمائے گا کہ جس سے اوفیٰ بالحقیقت طوق بشر سے خارج ہو۔

قرآن کریم کی لاکھوں تفسیریں لکھی گئیں اور ہر ہی طرح اور ہر ای پہلو سے خدمت کی گئی ؎

وعلی تفنن واصفیہ بوصفہ
یفنی الزمان وفیہ مالم یوصف

لا تفنی عجائبہ

اب چونکہ زمانہ کا اور دور ہے اور تقریر وتحریر کا نیا طریقہ۔ مقاصد قرآن کریم کی خدمت مناسب ضرورت وقت شروع ہوئی۔ جناب

مستطاب مولانا احمد علی صاحب لاہوری دام ظلہٗ کی خدمت ظہور میں آئی جو عاجز نے متفرق دیکھی - یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ ماضی و مستقبل میں اس کی نظیر ناممکن ہے - مگر یہ کہنا بیجا نہیں کہ حق تعالےٰ نے ایک بہت بڑی خدمت جناب ممدوح سے لی اور اب انشاء اللہ العزیز عوام خواص دونوں طبقے اس تفسیر سے اپنی تشفی کرسکیں گے - اور ترجمہ پڑھانے والے حضرات بہت سی مشکلات سے رہا ہو جائیں گے -

میرے نزدیک خدمتِ قرآن کریم کا یہ ایک نیا دور ہوگا - اور ربط آیات و مقاصد رکوعات کا ایک نیا باب - حق تعالےٰ جناب موصوف کے صحیفۂ اعمال میں اس ذخیرۂ حسنہ کو ودیعت رکھے اور اہل اسلام کو اس کے پڑھنے پڑھانے کی توفیق نصیب فرمائے - آمین یا رب العٰلمین -

احقر محمد انور کشمیری عفا اللہ عنہ

۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ

سید الاتقیاء اسوۃ الصلحاء حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند

الحمد للہ الذی اورث کتابہ الذین اصطفٰی من عبادہ الاخیار - فمنھم ظالم لنفسہ و منھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات باذن الواھب الغفار - والصلوٰۃ والسلام علی من بفیضہ العلی تحل عرائس معانی الاٰیات اساور من ذھب التحقیق والی سکینۃ القلوب + وببیانہ الجلی یقول الداخل فی جنان مبانیھا الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن القلق والاضطراب لایمسنا فیھا نصب ولا لغوب + وعلی الکرام الذین بمعارفھم الکاملۃ اھلوا حملۃ القراٰن دار الاقامۃ الایقانیۃ + وصحبہ وتابعیھم الذین بعلومھم العالیۃ البسوا الامۃ حریر الحقائق وحلل المعارف الایمانیۃ - اما بعد سب سے عظیم الشان معجزہ جناب سرور کائنات حضرت خاتم الانبیاء سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا اور سب سے بڑا انعام اپنے بندوں پر حضرت رب العالمین جل علی شانہٗ کا یہ قرآن عظیم الشان ہے جو کہ تمام کتب اور صحف سابقہ کا مہیمن اور جملہ انبیاء و رسل کے علوم کا جامع ہے - جس شخص کو اس میں سے کوئی بھی حصّہ ملا وہ اس کے لئے حظِ وافر اور انتہائی خوش قسمتی کا سامان ہے اور کیونکر نہ ہو - یہی تو وہ حبل متین ہے جو کہ خلق اور خالق کے مابین عروہ وثقیٰ لاانفصام لہا کا کام دیتی ہے - اور یہی تو وہ بحر ذخار حقیقی ہے جس کے بیش بہا موتی حسب ارشاد لاتنقضی عجائبہ ختم ہونے پر نہیں آتے - ہرچند کہ متقدمین اصحاب معارف و یقین نے اپنی آخری قوت تک اس کی خدمات میں صرف کر دی مگر موفق متاخرین نے آکر دکھلا دیا - کہ لاکھوں دُررِ گرانمایہ اس بحرِ ناپیدا کنار کے قعر میں پھیلے ہوئے اب تک موجود ہیں - جن پر کسی غواص کے ہاتھوں کا گزر تک نہیں ہوا - ولنعم ما قیل - کم ترک الاول للاٰخر ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ ہزار ہزار تبریک کے مستحق وہ نفوس ہیں جو اپنی عمر گرانمایہ کو اس کی خدمت میں صرف کرنے میں دریغ نہیں فرماتے اور ہزار ہزار ملامت کے مستحق وہ اشخاص ہیں جو اپنی گردنیں اس کتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ کے سامنے نہ جھکاتے ہیں اور نہ اس میں غور و خوض کرتے ہیں -

حضرت مولانا احمد علی صاحب (وفقہ اللہ لما یحبہ ویرضاہ واصعدہ علیٰ قلل المرادات المرضیۃ ورقاہ آمین) کو عنایات ازلیہ کی نظر انتخاب نے ازل ہی سے چن کر اس عظیم الشان امر کے لئے مسبوق بالحسنیٰ قرار دے دیا تھا جن کی جد و جہد اور جانفشانیاں بفضلہ تعالیٰ عرصۂ دراز سے اس چمنستان میں بار آور ہو رہی ہیں - وذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

مَیں نے مولانائے موصوف کی یہ تحریر دربارۂ ربطِ آیات قرآنیہ و ایضاح معانی فرقانیہ مختلف مقامات سے دیکھی بحمد اللہ نہایت مفید اور کارآمد تحریر پائی - دلچسپ اور صحیح و ضروری مضامین کا خلاصہ اس طرح اس میں بھر دیا گیا ہے کہ عوام اور خواص دونوں کو بہت زیادہ آسانی کے ساتھ دُررِ گرانمایہ ہاتھ آسکیں گے - میری نظر سے کوئی مضمون ایسا نہیں گزرا جو کہ مسلکِ اہل سنت والجماعت کے خلاف ہو یا اس پر کوئی گرفت ہو سکے - مجھ کو قوی امید ہے کہ اگر لوگ اس عجیب و غریب تحریر کو غور و خوض کے ساتھ مطالعہ فرمائیں گے تو کتاب اللہ کے سمجھنے کا بہت بڑا فرض ادا کریں گے -

آخر میں مَیں مولانا موصوف کو اس کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوا دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے دارین میں ان کو سرخرو اور کامیاب فرمائے اور رضوان کے اعلیٰ درجات سے ان کو مالامال کرے - آمین واللہ ولی التوفیق وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہٖ وصحبہ وسلم -

ننگ اسلاف
حسین احمد غفرلہ
خادم العلم بدار العلوم دیوبند
تحریراً فی ۱۴ من جمادی الاولیٰ ۱۳۵۱ھ

امام العلماء اسوۃ المہدیین حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ صدر جمعیۃ العلماء ہند

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد قرآن حکیم کی خدمت خواہ اس کی نوعیت کچھ ہی ہو مسلمان کی سعادت اور آخرت ہے - بالخصوص جب کہ وہ خدمتِ مرحومہ کو قرآنی معارف سے روشناس کرنے والی اور قلوب میں فہم قرآن کی رغبت پیدا کرنے والی ہو - حضرت فاضل علّامہ مولانا احمد علی صاحب نے جس صورت سے کتاب اللہ کی خدمت کی ہے یہ انشاء اللہ تعالےٰ مسلمانوں کے لئے بہت مفید ہوگی - اور ان کے قلوب میں قرآن مجید کی تلاوت کی رغبت اور مضامین قرآنیہ پر غور کرنے اور سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنے کا قوی ترین وسیلہ ثابت ہوگی - مَیں نے اس کو جستہ جستہ مقامات سے مطالعہ کیا اور اس طرز کو مفید اور سہل اور اقرب الی الفہم پایا - میری نظر میں کوئی بات مسلک اہل سُنّت والجماعت کے خلاف نہیں آئی - میری دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مولانا کو جزائے خیر عطا فرمائے - اور ان کی اس مخلصانہ خدمت کو قبول فرما کر مسلمانوں کو مستفید و بہرہ مند کرے - آمین - والحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین -

محمد کفایت اللہ - ۲۱ محرم ۱۳۵۱ھ نیو سنٹرل جیل ملتان

حضرت مولانا عبد العزیز صاحب فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ

رب العالمین کے کلام کی خدمت جس طرح اہل اسلام نے کی ہے ان کے سوا جس قدر لوگوں کو اپنی کتاب کے آسمانی ہونے کا دعویٰ ہے وہ اس سے قاصر ہیں کہ کہیں اس کا عشر عشیر بھی پیش کرسکیں - حسب استطاعت یا حسب ضرورت چھوٹی متوسط بڑی بلکہ بڑی سے بڑی غرض سات سات سو جلد کی تفسیریں لکھی گئیں اور جس شخص کو جو علمی امانت عطا ہوئی تھی قرآن کریم کی تفسیر میں اس کو ادا کیا - قرآن جملہ علوم کا ماخذ اور مخزن تھا - محدث نے روایات کو قرآن کریم سے منطبق کیا - متکلم نے عقلی دلائل کی تصدیق قرآن کریم سے کرائی - فقیہہ نے ہزاروں مسائل مستنبط کئے ادیب نے اسے اپنا مرجع قرار دے کر بلاغت قرآن کو لوگوں کے سامنے واضح کیا - اور ہزاروں مسائل اس سے اخذ کئے - غرض جس شخص کو جس

فن میں زیادہ مہارت تھی تفسیر میں اسی رنگ کو زیادہ نمایاں کیا۔ لیکن قدیم سے بعض اہلِ علم کا خیال رہا ہے کہ قرآن کریم کی ہر ایک آیت مستقل باب ہے۔ اور ہر ایک سورت مستقل کتاب ہے۔ اس خیال کی وجہ سے بہت مفسرین نے اس طرف کم توجہ کی کہ سُوَر اور آیات کے روابط اور مضامین کے تراجم کو بھی واضح کریں۔ اور جن حضرات نے اس خدمت کو ادا کیا ہے اس کا بہت سا حصہ تو اس وقت ہمارے سامنے ہی نہیں یا مبسوط تفسیروں میں تبعاً اس کو ذکر کیا گیا ہے۔ اور اس کا استخلاص مشکل ہے۔ یا اہلِ ہند کی زبان میں نہ ہونے کی وجہ سے عام لوگوں کے لئے اصعب المرتقٰی و قلیل المجتنٰی بن چُکا ہے۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔ ہمارے برادر مکرم مولانا المولوی احمد علی صاحب کو جنہوں نے اس ضرورت کو محسوس فرما کر وُہی چیز پیش کی ہے جس کی حاجت تھی۔ میں نے مختلف مواقع سے مولانا کے ارشاد کے موافق اس کو دیکھا ہے۔ اور مولانا کی خدمت کی داد دیتا ہوں۔ کہ آپ نے نہایت سہل طریق سے اس پہلو کو ذہن نشین کرنے کی سعی فرمائی۔ اور اس میں کامیاب ہوئے نہ ربط کے اظہار میں کچھ ایسی کھینچا تانی کی ہے کہ تفاسیر سلف کو مطروح کر دیا ہو نہ کسی رکوع یا سورت کے خلاصہ بیان کرنے میں خواہ مخواہ صامت کو ناطق بنانے کی کوشش کی ہو۔ اگر ہر لاحق کے لئے لازم ہو کہ وہی کہے جو سابق کہہ چکا ہے تو پھر کسی تصنیف کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ ہاں متاخرین کے لئے اتنا ضروری ہے کہ اصول اہل سنت والجماعت یا جس حصہ کا صرف نقل سے تعلق ہے اس کی پابندی کرتے ہوئے اگر کسی چیز کے واضح کرنے یا تقریب میں کوئی ایسی چیز کہہ دیں جس کو بعینہ سلف کی چیز میں نہ دکھا سکیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ جو بعض مقامات میری نظر سے گزرے ہیں۔ بحمد اللہ اصول اور نقل کی اس میں برابر رعایت کی گئی ہے اور ہمیں مولانا کے علم اور دیانت پر یہی امید ہے۔ کہ اس چیز کو ہر جگہ ملحوظ رکھا ہوگا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے۔ عنا وعن جمیع المسلمین اور اس تصنیف کو موجب برکت اور رابطہ بین الخالق والخلق ثابت کرے۔ آمین۔

واٰخر دعوانا الحمد للہ رب العالمین

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

بندہ محمد عبد العزیز عفا اللہ عنہ از گوجرانوالہ

۴ شوال ۱۳۵۰ھ

حضرت مولانا نجم الدین صاحب مدظلہ

پروفیسر اورینٹل کالج لاہور

قرآن حکیم ایک ایسی کامل و جامع کتاب ہے جس کے عجائبات کی کوئی انتہا نہیں۔ غواصانِ بحور معانی ہمیشہ نئے نئے لولوئے آبدار اور گوہر شاہوار کو قعر نظم و الفاظ سے نکال کر مشتاقان دیدار تحقیق کی آنکھوں کو روشن اور دلوں کو مسرور فرماتے رہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ سے آج تک جتنی تفسیریں لکھی گئی ہیں۔ سب نے حسب استطاعت قرآن حکیم کی تشریح اور توضیح کی خدمت کو انجام دینا اپنا فرضِ منصبی قرار دیا۔ حسب حال ہر عالم نے اپنے زمانے کے مطابق جس پہلوئے تفسیر کو زیادہ نمایاں کرنا اپنا موضوع قرار دیا۔ اسی پر اپنے قلم کا زور صرف کر دیا۔ کسی نے نقل روایات و آثار پر ہی اکتفا کی اور کسی نے نحو معانی کے مسائل کو ذکر کرتے ہوئے قرآن کی فصاحت ثابت کرنے پر داد لی۔ اور کسی نے معقولی رنگ چڑھانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ فقہ کے شیدائیوں نے صرف آیات مسائل احکام کی تفصیل پر اپنا وقت صرف کر دیا۔ بحسن نیت ہر شخص ہماری دعائے خیر کا مستوجب و مستحق ہے۔ اتنی تفسیریں لکھنے کے باوجود قرآن کے چند ایسے پہلو معرضِ ظہور پر کما ینبغی جلوہ افروز نہیں ہوئے۔ ان میں سے چار اہم امر ہیں۔ جن کی طرف علمائے کرام کی توجہ کی اشد ضرورت ہے۔

اول ۔ ربطِ آیات

دوم ۔ اقسام القرآن ۔ قسم اور جواب قسم میں ربط قائم کرنا۔

سوم ۔ قصص القرآن ۔ ایک ہی قصّہ متعدد سورتوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہیں مختصر اور کہیں مفصل آخر فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ اس تفصیل اور اختصار اور تکرار میں ضرور کوئی نہ کوئی حکمت ہوگی جو متوسط الفہم لوگوں پر تا حال آشکار نہیں ہوئی۔

چہارم ۔ امثال القرآن ۔ اس پر بھی تا حال کوئی مکمل کتاب نہیں لکھی گئی۔ اگرچہ بعض امثال پر بعض محققین نے بحث کی ہے۔ ان چار شعبوں کی تکمیل مسلمانوں پر فرض ہے

ربطِ آیات کے متعلق اگرچہ بعض تفاسیر میں سرسری طور پر کچھ نہ کچھ لکھا گیا ہے لاکن لا یسمن ولا یغنی من جوع کے درجے پر ہے۔ اس خدمت کے انجام دینے کے لئے میرے دوست مولانا مولوی احمد علی صاحب نے حتی الوسع ایسی کوشش کی ہے جس کا شکریہ ادا کرنا ناظرین کا فرضِ اولین ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جو راہ دشواری یا عدم توجہ علماء کے باعث آج تک غیر مسلوک رہا ہو اس پہ قدم رکھنا یا اس پر چلکر کسی ایسے نتیجے پر پہنچنا جس میں کسی قسم کی دقت و پیچیدگی نہ ہو ناممکن ہے۔ مولانا صاحب کی تفسیر ربطِ آیات کو جہاں تک میں نے مطالعہ کیا ہے۔ نہایت مفید و کار آمد پایا۔ امید کہ اس کے مطالعہ سے متوسط درجے کے اہلِ علم بہت کچھ فائدہ اُٹھا سکیں گے۔ اور اعلیٰ درجہ کے علماء اگرچہ اس کو اپنی شایانِ شان نہ سمجھیں تو کم از کم ان کی توجہ اس سلسلے کو بہتر صورت میں لانے کی طرف ضرور منعطف ہوگی ربطِ آیات سے بہت سے مسائل پیچیدہ اور مشکل کا انحلال ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ مولانا کو جزائے خیر دے۔ کہ انہوں نے تمام مسلمانوں کی طرف سے اس فرض کفایہ کو ادا کرنے کے لئے اپنا وقت صرف کیا۔ جزاہ اللہ الخیر عنی وعن سائر المسلمین آمین۔

نجم الدین پروفیسر اورینٹل کالج لاہور۔

۱۷ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ

حضرت مولانا سلطان محمود صاحب مدظلہ

مدرس مدرسہ فتحپوری

الحمد للہ فالق الحب والنوی خالق الارض والسموٰت العلیٰ۔ عالم الجھر والسر من القول والاخفیٰ۔ بل لا یعزب عنہ مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ المصطفیٰ۔ صاحب المقام المحمود والکوثر والشفاعۃ الکبریٰ الملقب بما زاغ البصر وما طغیٰ۔ محمد الذی لا یاتی الزمان بمثل وما اتیٰ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ الطیبین الطاھرین۔ **اما بعد** جس روز سے قرآن حکیم کا نزول دُنیا میں ہوا ہے اسی وقت سے علمائے اُمّتِ مرحومہ (علیٰ صاحبہا التحیات والتسلیمات) نے اس کی خدمت کو ذریعۂ نجات سمجھ کر اپنا نصب العین قرار دے رکھا ہے اور ہر زمانے میں حسب استطاعت اس کی خدمت کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

چنانچہ جس قدر تراجم و تفاسیر وجود میں آئی ہیں وہ اس قدر ہیں کہ اگر کوئی شخص ان کے دیکھنے میں اپنی تمام عمر صرف کر دے تو بھی ان کو نہیں دیکھ سکتا - مگر باوجود اس قدر کثرت تراجم و تفاسیر کے چند اشیا کی کمی باقی تھی جس وجہ سے بہت طبائع کو قرآن مجید سُن کر اطمینان و سیری حاصل نہیں ہوتی تھی - اور قرآن مجید کی امتیازی شان نمایاں نہیں ہوئی تھی - اور اس قدر تراجم و تفاسیر دیکھنے کے باوجود ہر شخص اس نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتا تھا - کہ اسلام کی ترقی و تنزلی کے ذرائع و اسباب کیا ہیں - اور وہ کونسے اصول و قوانین تھے جن کی پابندی سے مسلمانوں کا عروج آسمان سے باتیں کرنے لگا تھا - مگر خدائے قدوس وحدہٗ لاشریک لہٗ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنی رحمتِ خاصہ سے اس کمی کو دُور ہونے کا منظر بھی دکھایا - اور اس خدمتِ سراپا سعادت کا قرعۂ ازلی علامۂ وقت مولانا مولوی احمد علی صاحب کے اسم گرامی پر واقع ہُوا تھا - لہٰذا یہ خدمت ان کی ذاتِ بابرکت سے ظہور میں آئی - میں نے علامہ موصوف کی اس تفسیر کو اوّل سے آخر تک نہایت غور سے دیکھا ہے - اور دیکھنے کے بعد جس نتیجہ پر پہنچا ہوں وہ یہ ہے -

۱ - اوّل سے آخر تک کوئی بات ایسی نہیں پائی جو اہل سنت والجماعت کے مسلک کے خلاف ہو -

۲ - ربط آیات اس خوبی کے ساتھ بیان کیا ہے کہ جس کا نظیر زمانہ ماضیہ میں معدوم الوجود ہے -

۳ - مطالب و مضامینِ قرآن حکیم کی تشریح میں خیر الکلام ما قل و دل کے مطابق اختصار بھی ہے - اور باوجود اختصار کے پیرایۂ بیان نہایت سہل و سلیس ہے - سمجھنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی -

۴ - اصول اسلام و ترقی و تنزل کے اسباب اس خوبی سے واضح کئے ہیں کہ کوئی اُلجھن باقی نہیں چھوڑی - قرآن شریف کی ایک امتیازی شان پیدا کر دی ہے - پڑھنے والے کی طبیعت کو کامل سیری حاصل ہو جاتی ہے - نزول قرآن مجید کی جو اصلی غرض تھی (کہ اہلِ اسلام کو ایک مکمل دستور العمل مل جائے) اس کی بے مثل تشریح ہے -

۵ - جو حضرات فرض تبلیغ کو اپنے ذمہ لئے ہوئے ہیں - ان کے لئے بے نظیر سرمایہ ہے -

۶ - زمانہ موجودہ کے لحاظ سے ہر طبقہ کو مفید خصوصاً نئی روشنی کے دلدادہ حضرات کو ازحد مفید و مرغوب الطبع واقع ہوگی -

الحاصل جو کمی باقی تھی وہ بحمد اللہ کامل طور سے رفع ہوگئی ہے - اور یہ رحمتِ الٰہیہ کا ایک نیا دَور ہے - جو عنقریب انشاء اللہ العزیز دنیا میں ایک نیا رنگ لائیگا - علامہ موصوف کی یہ خدمت نجاتِ اُخروی کا ایک بیش بہا سرمایہ ہے - اب میں دُعا کرتا ہوں - کہ خداوند تعالےٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے - اور اہلِ اسلام کے قلوب میں اس کی مقبولیّت کا بیج بو دے - واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین -

خادم العلماء سلطان محمود عفی عنہ

صدر مدرس مدرسہ عالیہ فتحپوری دہلی

۱۱ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ

حضرت مولانا خواجہ عبدالحی صاحب شیخ التفسیر

جامع ملیہ قرول باغ دہلی

بسم اللہ وحدہٗ - میں نے قریباً تمام کتاب کو بغور دیکھا - یہ اللہ کا فضل مخصوص ہے کہ اس نے حضرت العلام کو اس جلیل القدر خدمت کے لئے چُن لیا - اور سلف صالحین کے طریق پر اقتضائے زمانہ کے مطابق اپنی کتاب عزیز کی تشریح و توضیح کی توفیق عطا فرمائی - اللہ کی نصرت و کامگاری پر اعتماد کرکے میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ اسے قبول عام بخشے گا - اور درس و فکر قرآن میں جو رکاوٹیں ہیں اس کی وجہ سے دُور کر دے گا - وماذٰلک علی اللہ بعزیز

عبدالحی استاد تفسیر و ناظم دینیات

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

۳ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ ۳ نومبر ۱۹۳۲ء

حضرت مولانا عبید اللہ صاحب فاضل دیوبند

پروفیسر گورنمنٹ کالج شاہ پور

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد واٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین - استاذی المکرم حضرت مولانا احمد علی صاحب کی تفسیر میں نے خود حضرت مولانا صاحب سے پڑھی ہے - اور لکھی ہے - اور یہ تقریر حضرت مولانا کی لکھی ہوئی آپ کے ارشاد سے لکھی ہے - میرے خیال میں صیغۂ ربطِ آیات قرآنِ کریم کی طرف زیادہ توجہ نہیں کی اور بعض نے اس طرف توجہ کی ہے - مگر وہ درجۂ کفایت تک نہیں پہنچی حضرت مولانا کی تفسیر نے اس کمی کو نہایت احسن طریق سے پُورا کر دیا ہے - تمام قرآن کریم کے مضامین کو ایسا مربوط بیان کیا ہے کہ اوّل سے آخر تک ایک نہایت لطیف نظامِ ربط قائم ہوگیا ہے - بعض بعض مقامات پر تو ایسا نادر ربط بیان کیا ہے کہ بے اختیار زبان سے صدائے احسنت نکلتی ہے - قرآن کریم کی سورتوں کا خلاصۂ مضمون اور ہر سورۃ کا موضوع پھر اس کے دلائل و شواہد اس خوبی سے بیان کئے ہیں کہ پڑھنے والے کے ذہن میں مضمون کی ایک تصویر قائم ہو جاتی ہے - امثال قرآن کی بھی اکثر جگہ نہایت موزوں تشریح کی ہے - اقسام قرآن کی مناسبت ان کے جوابات کے ساتھ واضح کی گئی ہے کہ کہیں وہ اپنے جوابات کی دلائل و شواہد ہیں اور کہیں امثال و نظائر ہیں - اعتبار و تاویل کا حصہ اگرچہ قرآن کریم کی تفسیر نہیں - جیسے خود حضرت مولانا نے ظاہر کر دیا ہے - مگر درجۂ اعتبار میں نہایت عمدہ چیز ہے - اور اس کا انطباق آیات پر ایسا بیّن ہے - کہ ادنی تامل سے واضح ہو جاتا ہے - جس کا ماخذ حضرت مولانا نے اپنی اپنی جگہ ذکر کر دیا ہے - غرضیکہ یہ مجموعہ ایک نادر تحفہ ہے جس کی قدر پڑھنے والے خود معلوم کرینگے - معمولی تعلیم یافتہ اشخاص بھی جب ترجمہ پڑھ کر خلاصۂ سورت اور ربطِ آیات کو دیکھیں گے تو خاص حظ اٹھائیں گے - اور اہل علم اگر درسِ قرآن کے وقت اس کا غور سے مطالعہ کریں گے تو اپنے سینوں میں ایک عجیب انشراح اور لطف موجود پائیں گے - درحقیقت قسامِ ازل نے یہ نعمت حضرت مولانا کے حصّے میں رکھی تھی جو انہیں مل گئی - وذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یّشاء واللہ ذوالفضل العظیم -

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

والسلام احقر العباد عبیدہ اللہ پروفیسر گورنمنٹ کالج شاہ پور

حضرت مولانا محمد چراغ صاحب فاضل دیوبند

مدرس مدرسہ انوار العلوم جامع مسجد گوجرانوالہ

حضرت علامہ مولانا احمد علی صاحب کی ربطِ آیات کی تحریر مجھے ابتدا سے لے کر اخیر تک بالاستیعاب دیکھنے کا شرف حاصل ہوا میرے خیال میں حضرت مولف کی عرقریزی صلۂ تحسین

حاصل کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ ربطِ آیات کے سلسلے میں بہت سے مضامین بے حد دلچسپی کا سامان مہیّا کر دیتے ہیں۔ سلف صالحین کے زمانہ میں ربطِ آیات کا مضمون ان کی ذکاوت اور نزول وحی کے زمانہ کے قرب کی وجہ سے تالیفی اور تصنیفی رنگ کا محتاج نہ تھا۔ اب جبکہ زمانہ نزول وحی سے کافی دُوری حاصل کرچکا ہے۔ نظریں اوّل وہلہ میں اس طرف متوجہ ہوتی ہیں۔ کہ قرآن حکیم کے موتیوں کو ایسی لڑی میں منظم دیکھیں کہ ہماری قاصر ذہنیتیں بھی ربط آیات کو بآسانی پہنچ سکیں۔ تو اس مضمون میں مولانا موصوف کی تحریر کو مَیں بہترین ذخیرہ خیال کرتا ہوں۔ اور اصول اسلامیہ کے خلاف کوئی چیز اس میں نہیں پاتا۔ جزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین احسن الجزاء۔

محمد چراغ مدرس مدرسہ انوار العلوم جامع مسجد گوجرانوالہ
حال وارد بوسٹل جیل لاہور۔ ۲ر جنوری ۳۲ء

حضرت مولانا غلام صدیق صاحب فاضل دیوبند ڈیرہ غازیخاں

حضرت مولانا مولوی احمد علی صاحب کی تالیف دربارۂ ربط آیات سورہ فاتحہ سے اخیر تک لفظ بہ لفظ دیکھنے کا شرف حاصل ہُوا۔ تو اس کو نہایت مفید پایا۔ اور اس میں کوئی چیز خلاف اہل سنت والجماعت کے نہیں دیکھی۔ احقر تہ دل سے دُعا کرتا ہے کہ خداوند کریم اس کو مقبول و منظور فرمائیں۔ اور جناب مولّف کی سرفرازی فی الدنیا والآخرت کا باعث بنے آمین ثم آمین۔

احقر بندہ غلام صدیق عفا اللہ عنہ
دین پوری حال وارد لاہور

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی

مکرم و محترم مولانا احمد علی صاحب
دروازہ شیرانوالہ لاہور

السلام علیکم و رحمۃ اللہ ـــــ آپ کا ارسال کردہ مطبوعہ نمونہ حواشی قرآن کریم کے مختلف مقامات سے بالاستیعاب دیکھنے کا اتفاق ہُوا ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے اسلوبِ بیان، خلاصہ آیت ربط مضامین اور تفسیر آیات میں جس حسن نظم سے کام لیا گیا ہے موجودہ عنوان اور صورت میں اس کی نظیر بہت کم ملتی ہے گو اصولاً متفرق طور پر تمام موادِ متعلقہ کتب میں دستیاب ہو سکتا ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کی اس شاندار خدمت کو قبول فرمائے اور مسلمانوں کو اس سے نفع اُٹھانے کی توفیق عنایت فرمائے۔ میرے ناقص خیال میں اگر آپ اسے حواشی کی بجائے تفسیر کی شکل میں طبع فرماتے تو زیادہ مناسب تھا۔ جہاں تک میرا خیال ہے انگریزی دان احباب کو یہ حواشی قرآن کریم انہیں دیگر زمانہ حال کی تمام تفاسیر سے بالکل مستغنی کر دیں گے۔

بندہ محمد نعیم عفا اللہ از لودھیانہ ۲۵ ۱۱/۳۴

حضرت مولانا مولوی ابو محمد احمد بن حسین الچکوالی مولداً واللاہوری منزلاً

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم المرسلین واتباعہ واشیاعہ اجمعین۔ **اما بعد** خاکسار نے قرآن مجید مترجم طبع کردہ انجمن خدام الدین وفقہ اللہ تعالیٰ لخدمۃ الدین المتین کا من اولہ الیٰ آخرہ بغور مطالعہ کیا۔ بغرض تصحیح لفظ لفظ پڑھا۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ عوام مسلمین بلکہ خواص کو بھی اس سے معتدبہا دینی فوائد حاصل ہوں گے۔

۱۔ تصحیح کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔

۲۔ ترجمہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جو بین السطور لکھا گیا ہے۔ معنی مرادی کی تفہیم کے لئے ایک اُستاد کامل کی حیثیت رکھتا ہے۔

۳۔ فوائد موضح القرآن از حضرت شاہ صاحب موصوف جو بالاستیعاب اکثر حاشیہ پر اور بعض بقیہ ضمیمہ میں لکھے گئے ہیں، نہایت بصیرت افروز ہیں۔

۴۔ ربطِ آیات جس کے ضمن میں موضوع[۱] ہر سورہ قرآن حکیم۔ و خلاصۂ[۲] جملہ رکوعاتِ ہر سورہ اور نمبروار[۳] آیاتِ سور کا سباق و سیاق سے ارتباط نہایت اختصار کے ساتھ ہر صفحہ کے حاشیہ کے حصہ اول پر لکھا گیا ہے۔ ایک نادر چیز ہے۔ (جو میرے عزیز مولوی احمد علی صاحب سلمہ اللہ امیر مجلس خدام الدین نے اپنی عمر کا معتدبہ حصہ صرف کرکے اساتذۂ باکمال کی تعلیم و تربیت سے حاصل کیا ہے) یہ حصہ بفضلہٖ تعالےٰ فہم قرآن حکیم و تدبر آیات السمیع العلیم کے لئے انشاء اللہ تعالےٰ بے حد مفید ثابت ہوگا۔ بشرطیکہ تلاوت کرنے والے دل سے متوجہ ہوکر تدبر سے کام لیں۔ اِنَّ فِی ذٰلِكَ لَذِكْرٰی لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ۔

مَیں جناب باری تعالےٰ میں دست بدعا ہوں کہ اللہ جل جلالہٗ مجھے بھی اس سے متمتع ہونے کی توفیق بخشے اور تمام اہل اسلام کو توفیق دے کہ قرآن حکیم کو جس مقصد کے لئے نازل ہوا ہے اسی قصد سے پڑھیں۔ سمجھیں اور اس پر عمل پیرا ہوں تاکہ دُنیا صلح و سلام و امن و امان کا گہوارہ بن جائے۔ وَاٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد نبی الامین وعلیٰ جمیع اخوانہ من النبیین والمرسلین وعلیٰ اٰلہ واصحابہ واھل بیتہ وصالحی امتہ اجمعین۔ ع

ویرحم اللہ عبداً قال اٰمینا۔

وان العبد العاجز ابو محمد احمد بن حسین الچکوالی مولداً واللاہوری منزلاً
مورخہ ۶ر شوال المکرم ۱۳۵۳ھ

مخدوم و محترم رئیس المورخین زمان مولانا سید محمد سلیمان صاحب ندوی رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مسلمانوں کی سعادت کا اصلی سرمایہ قرآن پاک ہے۔ مسلمان جب تک اس سرمایہ سے فائدہ اُٹھاتے رہے۔ ان کی دینی و دُنیاوی دولت کا کچھ ٹھکانا نہ تھا۔ لیکن ایک مدت کے بعد زمانہ کے مرور۔ زبان کی اجنبیت اور رسمی کتابوں کی کثرت اور رسوم و رواج کی پابندیوں نے ان کو اس سرمایہ سے پوری طرح فائدہ اُٹھانے سے محروم کر دیا۔ یہ دیکھ کر علمائے حق نے اس کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ اور اس کی تفسیریں لکھیں۔ یہ ترجمے تفسیروں کے ضمن میں ہوتے تھے۔ اس قسم کی سب سے پہلی کوشش کا سراغ چوتھی صدی ہجری میں بخارا کے سامانی سلاطین کے عہد میں ملتا ہے ہندوستان کے قرونِ وسطیٰ میں امام زاہدی کی فارسی تفسیر کے ترجمہ نے سب سے زیادہ ہر دلعزیزی حاصل کی۔ اس کے قلمی نسخہ اب بھی ملتے ہیں۔ نویں صدی ہجری میں ملّا حسین واعظ کاشفی کی تفسیر حسینی نے سب سے زیادہ اہمیت حاصل کی۔ اور بہت کثرت سے اسلام کے مشرقی ملکوں میں اس کا رواج ہُوا۔ اور اس کے قلمی اور مطبوعہ نسخے گھر گھر پھیل گئے۔

عین اس وقت جب ہندوستان میں مسلمانوں کی سیاسی قوت کا آفتاب غروب ہو رہا تھا۔ حکمتِ الٰہی نے اس غرض سے کہ اس آفتاب کے غروب سے مسلمانوں کے قلوب میں تاریکی نہ پھیلنے پائے۔ ایک اور آفتاب نکلا جس نے اس وقت سے لے کر آج تک اس ملک کو

اپنی نورانی شعاعوں سے منور رکھا ہے۔ یعنی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے اخلاف۔ شاہ صاحب نے عوام کے لئے قرآن پاک کا فارسی ترجمہ کیا۔ اور خواص کے لئے قرآن پاک کے علوم پر متعدد رسائل لکھے شاہ صاحب کے بعد ان کے صاحبزادوں میں سے مولانا شاہ رفیع الدین نے قرآن پاک کا اُردو میں ترجمہ کیا۔ اور مولانا شاہ عبدالقادر صاحب نے اُردو میں قرآن پاک کی تفسیر موضح القرآن لکھی اور اُردو میں قرآن پاک کا وہ ترجمہ کیا جو اپنی گونا گوں خصوصیات کی بنا پر آج تک بے مثال ہے۔ شاہ عبدالقادر صاحب کے ترجمہ اور حواشی کی خوبی کا اصلی اندازہ وہی لگا سکتا ہے جس نے خود قرآن پاک کے سمجھنے کی تھوڑی سی کوشش کی ہو۔ شاہ صاحب کے حواشی موضح القرآن اپنے اختصار کے باوجود فہم مطالب میں بے حد معین ہیں۔ اور ان سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ حضرت شاہ صاحب کو فہم قرآن کا خاص ملکہ اللہ تعالیٰ نے بخشا تھا۔

قرآن پاک کے علوم میں سب سے زیادہ دقیق اور نازک علم آیات اور سور کے باہم ربط و تعلق کا ہے۔ امام رازی اور بقاعی نے اس پر بہت کچھ محنت کی ہے۔ اور دوسرے علماء نے بھی اس پر کافی غور و خوض کیا۔ ہمارے زمانہ میں مولانا حمیدالدین صاحب فراہی صاحب نظام القرآن اور مولانا عبید اللہ صاحب سندھی خاص ذکر کے قابل ہیں۔ دونوں مدت تک اتحاد مذاق کے باعث کراچی میں باہم ملتے جلتے رہتے تھے۔ مولانا عبید اللہ صاحب کے درس نے متعدد باکمال پیدا کئے۔ جن میں سب سے پہلی جگہ مولانا **احمد علی** صاحب امیر انجمن خدام الدین کو حاصل ہے۔ موصوف نے اس درس میں جو کچھ پایا۔ اس کو وقف عام فرمایا۔

انجمن خدام الدین کے مخلص و باہمت ارکان شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے ایک ایسے قرآن کی طباعت و اشاعت کا سامان کیا۔ جس میں یہ متفرق فیوض و برکات یکجا کر دیئے گئے ہیں۔ قرآن پاک کے اس نسخہ میں ترجمہ اور حضرت شاہ صاحب کے حواشی بھی بعینہٖ چڑھائے گئے۔ ساتھ ہی مولانا احمد علی صاحب نے قرآن پاک پر آیات کے ربط و تسلسل کی پابندی کے ساتھ جو حواشی لکھے تھے اور جو مستند علمائے عصر کی نگاہوں سے بارہا گزر چکے تھے۔ ان کا اضافہ کیا ہے۔ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب کے حواشی پر جس نے دقت کی نظر ڈالی ہے اس کو معلوم ہے کہ انہوں نے بھی آیات کے ربط و تسلسل کا خاص لحاظ رکھا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ان کے یہ حواشی بہت مختصر تھے اور پورے قرآن پر بالالتزام نہیں لکھے گئے تھے۔ مولانا **احمد علی** صاحب نے اس کمی کو پورا کیا اور سارے قرآن پر التزام کے ساتھ ایسے حواشی لکھے ہیں جن میں ربط و تسلسل کے رموز و اسرار منکشف ہو جاتے ہیں۔ اور مختصر لفظوں میں آیات کے وہ حقیقت پرور مطالب سامنے آ جاتے ہیں۔ جن سے تفسیر کی بڑی بڑی کتابیں خالی ہیں۔ ان حواشی کی خاص خصوصیات یہ ہیں کہ ان میں مسلمانوں کی موجودہ بیماریوں کے علاج کی طرف خاص طور سے اشارے کئے گئے ہیں اور ان کے قوائے عمل کو بیدار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اللہ تعالےٰ حضرت محشی کو جزائے خیر دے۔ اور مسلمانوں کو اس ترجمہ اور حواشی سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق بخشے۔ والسلام

کتبہ المستعین باللہ القوی سلیمان ندوی

۱۱ شوال ۱۳۵۳ھ

بقیہ رمضان المبارک صفحہ ۳ سے آگے

رمضان المبارک کے احترام کے سلسلہ میں یہ عرض کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس بابرکت مہینہ میں سینما۔ ریسز (RACES) ڈانس گھر۔ شراب خانے۔ ریڈیو ریکارڈنگ وغیرہ مخرب الاخلاق تفریحات قانوناً بند کر دی جائیں۔ . . . . . .

خرد نے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل؟
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں!

تبصرہ

(تبصرہ کے لئے ہر کتاب و رسالہ کے دو نسخوں کا آنا ضروری ہے)

ماہنامہ "ندائے حق" لاہور

مرتبہ پروفیسر یوسف سلیم صاحب چشتی۔۔
ضخامت ۳۲ صفحات۔ سائز ۲۰×۳۰/۸
سالانہ چندہ تین روپے۔ فی پرچہ چار آنے

ملنے کا پتہ

ادارہ اصلاح نفس۔ ۳ اونکار روڈ لاہور

اس خالص دینی ماہنامہ کے اجراء کی غرض تبلیغ و اشاعت اسلام بیان کی گئی ہے۔ اب تک اس کے دو شمارے شائع ہوئے ہیں اور ان کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ غرض باحسن وجوہ پوری ہو رہی ہے ہم اس مذہبی رسالہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کے منتظمین کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

ہمیں دو خامیاں نظر آئی ہیں جن کی طرف توجہ دلانا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

۱۔ ٹائٹل پیج پر قرآن مجید کی جو آیت درج ہے اس پر اعراب غلط لگے ہوئے ہیں۔

۲۔ ماہ دسمبر کے شمارہ میں "تعارف" کے عنوان سے اداریہ لکھا گیا تھا۔ لیکن ماہ جنوری کا شمارہ اداریہ کے بغیر شائع کیا گیا ہے۔ ہماری رائے میں اداریہ ہر اخبار اور رسالہ کا لازمی جزو ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ ماہ مارچ کے شمارہ میں اعراب کی غلطیاں بھی درست کر دی جائیں گی۔ اور آئندہ ایک صفحہ اداریہ کے لئے بھی وقف کیا جائیگا۔

بچوں کا صفحہ

حاجی کمال الدین صاحب

رمضان شریف کے روزوں کی فضیلت

پیارے بچّو! ابھی چند روز میں رمضان شریف کا مہینہ آ رہا ہے۔ لہذا اس میں روزے رکھنے کے لئے تیار ہو جائیے۔ خوش نصیب ہیں وہ بچّے جن کو یہ روزے رکھنے نصیب ہو جائیں۔ یہ حقیقت ہے۔ کہ اگر ہمیں ان روزوں کے ثواب۔ مرتبے اور فضائل کا پتہ چل جائے تو ہم ان پر مرمٹیں۔ سو جان سے فدا ہو جائیں۔ اور ایک بھی روزہ نہ چھوڑیں۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے رمضان شریف کے روزے محض اللہ کے واسطے ثواب سمجھ کر رکھے تو اس کے سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور روزہ دار کے مُنہ کی بُو اللہ تعالےٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پیاری ہے۔

یہ روزہ بھی دین اسلام کا ایک بڑا رکن ہے۔ جو کوئی رمضان شریف کے روزے نہ رکھے گا بڑا گناہ ہوگا۔ اور اُس کا دین کمزور ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ روزے فرض ہیں۔ جب تک کوئی شرعی عذر نہ ہو چھوڑنا درست نہیں ہے۔ اور اگر کوئی روزہ کی نذر کرے تو نذر کر لینے سے روزہ فرض ہو جاتا ہے۔ اور قضا اور کفارے کے روزے بھی فرض ہیں۔ ان کے علاوہ اور سب روزے نفلی ہیں۔ رکھے تو ثواب ہے اور نہ رکھے تو گناہ نہیں۔ البتہ عید اور بقرعید کے دن روزہ رکھنا حرام ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ اگر مسلمانوں کو یہ پتہ چل جائے۔ کہ رمضان شریف کیا چیز ہے۔ تو وہ یہ دُعا کریں کہ سارے سال رمضان شریف ہی ہو جائے۔ سب کو علم ہے کہ تمام سال روزے رکھنے تو دل گردے کا کام ہے۔ مگر رمضان شریف کے ثواب کے مقابلے میں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ مسلمان اس کی تمنّا اور دُعا کرنے لگیں۔

صحابہ کرام ایک لڑائی کے سفر میں ایک منزل پر اُترے۔ ایک تو سخت گرمی اور دوسرے غُربت اتنی کہ کسی کے پاس اتنا کپڑا بھی نہ تھا کہ دُھوپ کی گرمی سے بچاؤ کر لیں۔ بہت سے حضرات ایسے بھی تھے جو اپنے ہاتھوں سے سورج کی کرنوں سے بچتے تھے۔ ایسی حالت میں بھی بہت سے روزہ دار تھے۔ جن سے کھڑا بھی نہ ہُوا جاتا تھا۔ اور گر گر پڑتے تھے۔

ایک حدیث میں ہے کہ رمضان شریف کے روزے رکھ لینا اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنا ایک تو دل کے کھوٹ کو دُور کر دیتا ہے۔ اور دوسرے وسواس کو رفع کرتا ہے۔ آخر کوئی تو وجہ ہے جو صحابہ کرام روزے رکھنے پر قربان ہوتے تھے۔ خدا کے فضل سے صحابہ کرام کی ایک جماعت ایسی تھی جو تقریباً تمام سال ہی روزہ دار رہتی تھی۔

عزیز بچّو! خُدا کی قسم یہ رمضان شریف کا مہینہ ہم لوگوں کے لئے خدا تعالےٰ کا بہت ہی بڑا انعام ہے۔ بشرطیکہ ہم اس کی قدر کریں۔ مدنہ ہم اس کی قدر کریں۔ ورنہ ہم جیسے محروموں کے لئے ایک مہینے تک رمضان رمضان چلّائے جانے کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اب آپ خود ہی دیکھ لیں گے۔ حالانکہ اس دفعہ تو گرمی بھی نہیں ہے۔ مگر پھر بھی کتنوں میں سے کتنے ہوں گے جو اس ماہ مبارک کی قدر کریں گے۔ اور روزہ رکھیں گے۔ بعضوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ روزہ تو ضرور رکھتے ہیں۔ مگر ساتھ ساتھ جھُوٹ بھی بول لیتے ہیں۔ غیبت بھی کر لیتے ہیں۔ تاش اور چوسر کی بازی بھی لگا لیتے ہیں یہ حرکتیں درست نہیں۔ روزے کا ثواب جاتا رہتا ہے۔ بعض لوگوں اور خصوصاً بچّوں کی عادت ہے۔ کہ شام کے وقت عین افطاری کے موقع پر مسجد میں وہ شور و غُل مچاتے ہیں کہ خُدا کی پناہ۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ افطار کے وقت دُعا قبول ہوتی ہے مگر ہم لوگ تو اُس وقت افطاری کی چیزیں لینے پر اس بے صبری سے گرتے ہیں کہ دُعا مانگنے کی تو کہاں نوبت خود افطار کی دُعا بھی یاد نہیں رہتی۔ ہم سب کو چاہیئے کہ افطار کے وقت نہایت خاموشی سے بیٹھیں۔ مسجد کے ادب کا خیال رکھیں۔ اور نہایت عاجزی کے ساتھ خدا تعالےٰ کے حضور میں دُعا کریں۔ اگر یاد آ جائے تو اس گنہگار کو بھی اپنی دُعاؤں میں شامل کر لیں۔

چشمۂ فیض سے گر ایک اشارہ ہو جائے
لطف ہو آپ کا اور کام ہمارا ہو جائے

مَیں بھی انشاء اللہ خدام الدین پڑھنے والوں کے لئے خاص طور پر اور پھر حضورؐ کی ساری اُمّت کے لئے دُعا کروں گا۔ خُدا ہم سب کو اپنی یاد کی توفیق دے۔ اور ایمان کے ساتھ خاتمہ ہو۔ آمین ثم آمین

روزہ رکھنے کی نیّت

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ

اور میں نے ماہ رمضان کے

مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

کل کے روزے کی نیت کی

روزہ کھولنے کی نیّت

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَكَ صُمْتُ

اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا

وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ

اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر

تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ

بھروسہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا

ماہِ رمضان کی راتوں میں یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ

اے اللہ بیشک تو بہت معاف کرنے والا

الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا يَا

ہے۔ تو معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس ہمیں

غَفُوْرُ يَا غَفُوْرُ يَا غَفُوْرُ

معاف فرما۔ اے بخشنے والے! اے بخشنے والے! اے بخشنے والے

ایڈیٹر
عبدالمنان
چوھان

شرح چندہ
سالانہ:- گیارہ روپے - ششماہی: چھ روپے
سہ ماہی: تین روپے

منظور شدہ
محکمہ جات تعلیم و جیل
مغربی پاکستان

رجسٹرڈ
ایل نمبر
60/47

پنجاب پریس لاہور میں باہتمام مولوی عبید اللہ انور پرنٹر پبلشر چھپا اور دفتر رسالہ خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع کیا۔